عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۷ | ۲۴ تا ۳۰/ ذوالقعدہ ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰/ نومبر ۲۰۰۸ء | شمارہ: ۴۴

فضائل سورۂ یٰسین اور چند مشاہدات

راہبروں کے روپ میں راہزن

عہد رسالت میں

جھوٹے مدعی نبوت کا انجام

حیات مسیح علیہ السلام اور قادیانی دجل

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

یکطرفہ خلع

سید ندیم اطہر، کراچی

س:۔۔۔ میں سعودی عرب میں ایک آئل کمپنی میں نوکری کرتا ہوں، جہاں میں ایک ہفتہ کام کرتا ہوں اور ایک ہفتہ اپنے گھر پاکستان آکر رہتا ہوں۔ میری سابقہ بیوی تینوں بچوں کے ساتھ بھاگ کر ایک لڑکے کے ساتھ چلی گئی، اس کے ساتھ اس بدکردار عورت کا چکر ۲۰۰۰ء سے چل رہا تھا۔ ۲۰۰۳ء میں یہ مسئلہ جب میرے سامنے آیا تو اس نے مجھ سے قرآن شریف پر ہاتھ رکھ کر اور اولاد کی قسم کھائی کہ مجھ سے بھول ہوگئی ہے، مجھ سے غلطی ہوگئی ہے، مجھے معاف کردو۔ میں نے اس کو معاف کردیا، لیکن اس بدکردار عورت نے اس کو نہیں چھوڑا، اس کے ساتھ وہ عورت ۳/فروری ۲۰۰۶ء کو ملائیشیا کے شہر کوالالمپور چلی گئی، میرے معلومات کرنے پر جب ۶/اپریل کو واپس آئی تو مجھ سے ملاقات کی اور مجھ سے کہا کہ میں تم سے ۹/مئی ۲۰۰۵ء میں خلع لے چکی ہوں اور اس خلع کے پیپرز دکھائے۔ میرا آپ سے سوال یہ ہے کہ کیا یہ خلع جو اس نے لیا فقہ جعفریہ کے مطابق نہیں واقع ہوا، کیا یہ خلع فقہ حنفیہ کے تحت واقع ہوا یا نہیں؟ اور جو اس نے یہ شادی کی آیا وہ شادی واقع ہوئی یا نہیں؟ کیونکہ وہ خلع کے بعد بھی میرے ساتھ رہتی رہی، دوسرے یہ کہ جو عورت پانچ سال سے ایک لڑکے کے ساتھ رہ رہی ہو کیا وہ پانچ سال کے بعد بھی اس لڑکے سے شادی کرسکتی ہے؟ چونکہ مغربی ممالک میں لوگ ایک دوسرے کے ساتھ بیس بیس سال تک رہتے ہیں اور بعد میں ایک دوسرے سے شادی کرلیتے ہیں، اسلام کا اس کے متعلق کیا نقطہ نظر یہ ہے؟

ج:۔۔۔۔۔ چونکہ آپ کا اور آپ کی زوجہ کا تعلق فقہ جعفریہ کے ساتھ ہے، تو آپ دونوں پر فقہ جعفریہ کے ہی قوانین لاگو ہوں گے۔ بہرحال فقہ حنفی میں سوائے چند استثنائی صورتوں کے عدالت کی یکطرفہ خلع کی کارروائی سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

قادیانی پلازہ کی مسجد میں امامت

زاہد وسیم، راولپنڈی

س: کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیانِ عظام قرآن و سنت کی روشنی میں اس شخص کے بارے میں جو ایسی مسجد میں امامت کراتا ہے جو مسجد قادیانیوں کے پلازہ میں ہے اور وہ مسجد بھی قادیانیوں نے بنوائی ہے، لیکن نماز پڑھنے والے مسلمان ہیں اور اس امام صاحب کو وظیفہ اور تنخواہ بھی قادیانی ہی دیتے ہیں جو اس پلازہ کے مالک ہیں، بصورت مسئلہ کے بعد چند امور زیر طلب ہیں:

۱: کیا قادیانی اس طرح مسجد بنا سکتے ہیں؟

۲: کیا کوئی مسلمان وہاں پر امامت کرواسکتا ہے؟

۳: کیا مسلمان امام امامت کروانے پر قادیانیوں سے وظیفہ اور تنخواہ لے سکتا ہے؟

۴: کیا ایسے امام کی اقتدا میں نماز درست ہوگی؟

۵: کیا اس امام کی امامت پر کوئی تاویل کرنا درست ہے؟ جبکہ وہ امام جانتا بھی ہے کہ اس مسجد کے اخراجات قادیانی ہی ادا کرتے ہیں۔

مولانا سعید احمد جلال پوری

۶: کیا امام کے اس عمل پر اس کے ایمان پر کوئی اثر پڑے گا یا نہیں؟

ج:۔۔۔۔۔ مسجد شعائر اسلام میں سے ہے، کوئی غیر مسلم اپنی عبادت گاہ کو مسجد کا نام نہیں دے سکتا، آپ کی صورت مسئولہ میں اگرچہ وہ پلازہ قادیانیوں کا ہے، مگر مسجد مسلمانوں کی ہے، کیونکہ وہ مسجد ہے پھر دوسری بات یہ ہے کہ اس میں نماز پڑھنے والے مسلمان ہیں۔ اس لئے اس میں امامت کرنا اور اس مسجد کو قادیانیوں کی دست برد سے بچانا اہل محلّہ کا فرض ہے، لہٰذا جو مولوی صاحب وہاں مسلمانوں کی امامت کرارہے ہیں ان کا امامت کرانا اور مسجد کی حفاظت کرنا بالکل صحیح درست اور جائز ہے، البتہ قادیانیوں سے امامت کی تنخواہ لینا درست نہیں، بلکہ امام صاحب کی ملی غیرت کا تقاضا ہے کہ چاہے کچھ نہ ملے اور امام صاحب بھوکے رہیں مگر قادیانیوں سے تعاون نہ لیں، اسی طرح نمازیوں کو بھی شرم آنی چاہئے کہ وہ ایک امام کی تنخواہ کا انتظام نہیں کرسکتے کہ قادیانی مسلمان امام کو تنخواہ دے کر ہر ماہ مسلمان نمازیوں کے منہ پر طمانچہ مارتے ہیں؟ لہٰذا مسلمان نمازیوں کو چاہئے کہ اس مسجد کا مکمل انتظام سنبھال لیں، اس کی دوسری ضروریات کے علاوہ امام، موذن وغیرہ کی تنخواہ کا بندوبست کریں اور قادیانیوں کو اس مسجد سے مکمل طور پر بےدخل کردیں۔ واللہ اعلم

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل

مجلس ادارت
مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۲۷ — ۲۴ تا ۳۰/ ذوالقعدہ ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰/ نومبر ۲۰۰۸ء — شمارہ: ۴۴

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

کمپوزنگ
محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

راہبروں کے روپ میں راہزن	۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
حیات مسیحؑ اور قادیانی دجل	۸	الحاج لعل دین (ایم اے)
فضائل سورۂ یٰسین اور چند مشاہدات	۱۳	پروفیسر ڈاکٹر نور احمد نور
عہد رسالت میں جھوٹے مدعی نبوت کا انجام	۱۷	مرسل: حافظ محمد سعید لدھیانوی
فتنۂ قادیانیت اور علامہ کشمیریؒ کا سوز دروں	۲۱	مولانا سہیل ممتاز
حج کے فرائض و واجبات اور جنایات	۲۳	مولانا مفتی سعید احمد اجراڑوی
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35:Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

اور صحیح بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جماعت قریش! اپنی جانوں کو خرید لو (یعنی ایمان لاکر دوزخ سے بچالو)، میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آسکتا، اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تیرے کسی کام نہیں آؤں گا، اے رسول اللہ کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تیرے کسی کام نہیں آؤں گا، اے محمد کی بیٹی فاطمہ! میرے مال میں سے جو چاہے مانگ، مگر میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تیرے کسی کام نہیں آؤں گا۔ (مشکوٰۃ ص:۴۶۰)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھ کر قریش کے خانوادوں کو پکارنے لگے، اے بنوفہر! اے بنوعدی! یہاں تک جب سب لوگ جمع ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بتاؤ کہ اگر میں تم کو خبر دوں کہ اس وادی میں ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے، تو کیا تم میری تصدیق کروگے؟ سب بیک آواز بولے: ہاں! اس لئے کہ ہمیں تجربہ ہے کہ آپ سچ کہنے کے عادی ہیں، آپ کے منہ سے کبھی غلط بات نہیں سنی گئی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں سخت عذاب کے آنے سے پہلے اس سے ڈرانے والا ہوں۔ (صحیح بخاری و مسلم، مشکوٰۃ ص:۴۶۰)

اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے کی فضیلت

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں داخل ہوگا آگ میں وہ شخص جو رویا اللہ تعالیٰ کے خوف سے، یہاں تک کہ واپس چلا جائے دودھ تھنوں میں (اور اس کا واپس جانا از بس دُشوار ہے، لہٰذا خوف خداوندی سے رونے والے کا دوزخ میں جانا بھی دُشوار ہے)، اور (یہ بھی ارشاد فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ کے راستے میں لگا ہوا غبار اور جہنم کا دُھواں دونوں جمع نہیں ہوسکتے (یعنی جس شخص کو اللہ تعالیٰ کے راستے کا غبار پہنچا، اسے دوزخ کا دُھواں نہیں پہنچے گا)۔“

اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا بہت ہی پسندیدہ عمل ہے، اس سے دل کی کثافتیں اور غلاظتیں دُھل جاتی ہیں، اور غفلت اور معاصی کی وجہ سے دل پر سیاہی اور گرد و غبار کی جو تہہ جم جاتی ہے وہ آنکھوں کے ایک قطرے سے (جو خوفِ الٰہی کے سبب نکلا ہو) صاف ہوجاتی ہے، نامۂ اعمال کی سیاہی کو سات سمندر نہیں دھوسکتے، مگر اشکِ چشم کے ایک دو قطرے نامۂ اعمال کی صد سالہ سیاہی کو دھوڈالتے ہیں، اسی بنا پر اللہ کے خوف سے رونے کی فضیلت کا مضمون بہت سی احادیث میں آیا ہے۔ ایک حدیث میں ان سات اَشخاص کا ذکر آتا ہے جنھیں عرشِ الٰہی کے سایۂ رحمت میں جگہ ملے گی، ان میں ایک وہ خوش بخت بھی ہوگا جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں بھر آئیں اور آنسو بہہ نکلے۔ (صحیحین) ایک اور حدیث میں ہے کہ: جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا، پس اس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر زمین پر گرگئے اسے قیامت کے دن عذاب نہ ہوگا۔ (مستدرک)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: تین آنکھیں آگ کو نہیں دیکھیں گی، ایک وہ آنکھ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہرہ دیا، دُوسری وہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی، اور تیسری وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کے دیکھنے سے باز رہی۔ (طبرانی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں، ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے نکلے، دُوسرے اس

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

خون کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بہایا جائے، اور نشانوں میں سے ایک وہ نشان جو (زخم کی صورت میں) اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہنچے، اور دُوسرا وہ نشان جو اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی فریضے کے ادا کرنے سے حاصل ہو۔ (ترمذی) ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نجات کی کیا صورت ہے؟ فرمایا: اپنی زبان کو بند رکھا کر، اپنے گھر میں سمٹ کر رہ اور اپنی غلطیوں پر رویا کر۔ (ترمذی)

دُوسرا مضمون اللہ تعالیٰ کے راستے کے غبار کی فضیلت کا ہے، احادیثِ مبارکہ میں اس کے بھی بہت سے فضائل آئے ہیں، جو حدیث کی کتابوں میں ”کتاب الجہاد“ کے تحت ذکر کئے گئے ہیں۔

یہاں تین چیزوں کی وضاحت ضروری ہے، ایک یہ کہ جن اعمال کی یہ فضیلت بیان فرمائی گئی ہے کہ ان کے کرنے سے جنت واجب ہوگی یا دوزخ حرام ہوجائے گی، یہ ان اعمال کی ذاتی خاصیت ہے اور اس خاصیت کے ظہور کے لئے ضروری ہے کہ کوئی قوی مانع اس کے روکنے والا موجود نہ ہو، اس کی مثال بالکل ایسی سمجھنی چاہئے کہ طب کی کتابوں میں ادویات کے جو فوائد درج ہوتے ہیں، وہ اسی وقت ظاہر ہوسکتے ہیں جبکہ ان فوائد کو روکنے والی بدپرہیزی سے بھی احتراز کیا جائے، اگر ایک شخص دوائی بھی استعمال کرتا ہے، مگر اس کے ساتھ بدپرہیزی بھی کرتا ہے اگر اس کو دوائی پورا فائدہ نہ دے تو اس کو شکایت دوائی کی نہیں بلکہ اپنی بدپرہیزی کی کرنی چاہئے۔ اسی طرح جو شخص کوئی ایسا نیک عمل کرتا ہے جس پر جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے لیکن ساتھ ہی خدانخواستہ کسی کبیرہ گناہ کا بھی مرتکب ہے، مثلاً: لوگوں کے حقوق دبالیتا ہے تو اس کی بدپرہیزی کے سبب اگر اس نیک عمل کا پورا فائدہ ظاہر نہ ہو تو اس عمل کا قصور نہیں بلکہ اس کی بدپرہیزی کا قصور ہوگا۔ (جاری ہے)

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

راہبروں کے روپ میں راہزن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ الٰہی سے اطلاع پاکر قیامت تک پیش آنے والے حالات وواقعات کی امت کو اطلاع دے دی ہے اور انہیں ممکنہ خطرات واندیشوں سے آگاہ فرمادیا ہے۔ اسی طرح قرب قیامت میں جو جو فتنے ظہور پذیر ہوں گے یا جن جن طریقوں سے امت کو گمراہ کیا جاسکتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پیشگی اطلاع دے کرامت کو ان سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ اہل علم اور علماء جانتے ہیں کہ احادیث کی تمام متداول کتب میں حضرات محدثینؒ نے ”ابواب الفتن“ یا ”کتاب الفتن“ کا عنوان قائم کرکے ایسی تمام احادیث اور روایات کو یکجا کردیا ہے۔

یوں تو قرب قیامت میں بہت سے فتنے اٹھیں گے، مگر ان میں جو سب سے بڑا فتنہ دجال کا فتنہ ہوگا، جو انسانیت کو اپنی شعبدہ بازیوں سے گمراہ کرے گا۔

دجال اکبر تو ایک ہوگا، جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوکر مقام ”لُدّ“ میں قتل کریں گے، مگر ایسا لگتا ہے کہ اس کے علاوہ بھی چھوٹے چھوٹے دجال پیدا ہوں گے جو امت کو گمراہ کرنے میں دجال اکبر کی نمائندگی کی خدمت انجام دیں گے۔

اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اس بات کی طرف متوجہ فرمایا ہے کہ وہ ایسے ایمان کش راہزنوں اور دجالوں سے ہوشیار رہے، کیونکہ قرب قیامت میں شیاطین انسانوں کی شکل میں آکر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں گے اور وہ اس کامیابی سے اپنی تحریک کو اٹھائیں گے کہ کسی کو ان کے شیطان، دجال یا جھوٹے ہونے کا وہم وگمان بھی نہ گزرے گا۔

چنانچہ علامہ علاؤ الدین علی متقیؒ نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف کنز العمال میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان انسان نما شیاطین کے دجل واضلال، فتنہ پروری کی سازشوں اور دجالی طریقہ کار کا تذکرہ کرتے ہوئے نقل فرمایا ہے کہ:

”انظروا من تجالسون وعمن تأخذون دینکم، فان الشیاطین یتصوّرون فی آخر الزمان فی صور الرجال، فیقولون: حدثنا، واخبرنا. واذا جلستم الی رجل فاسئلوه عن اسمه و اسم ابیه وعشیرته، فتفقدونه اذا غاب۔“

(تاریخ مستدرک حاکم، مسند فردوس دیلمی، کنز العمال ص:۲۱۴، ج:۱۰)

ترجمہ:..... ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ... تم لوگ یہ دیکھ لیا کرو کہ کن لوگوں کے ساتھ بیٹھتے ہو؟ اور کن لوگوں سے دین حاصل کررہے ہو؟ کیونکہ آخری زمانہ میں شیاطین انسانوں کی شکل اختیار کرکے... انسانوں کو گمراہ کرنے... آئیں گے... اور اپنی جھوٹی باتوں کو سچا باور کرانے کے لئے من گھڑت سندیں بیان کرکے محدثین کی طرز پر... کہیں گے: حدثنا واخبرنا... مجھے

فلاں نے بیان کیا، مجھے فلاں نے خبر دی... وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا جب تم کسی آدمی کے پاس دین سیکھنے کے لئے بیٹھا کرو، تو اس سے اس کا، اس کے باپ کا اور اس کے قبیلہ کا نام پوچھ لیا کرو، اس لئے کہ جب وہ غائب ہو جائے گا تو تم اس کو تلاش کرو گے۔''

قطع نظر اس روایت کی سند کے اس کا نفس مضمون صحیح ہے۔ بہرحال اس روایت میں چند اہم باتوں کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے، مثلاً:

۱:..... مسلمانوں کو ہرایرے غیرے اور مجہول انسان کے حلقہ درس میں نہیں بیٹھنا چاہئے بلکہ کسی سے علمی استفادہ کرنے سے قبل اس کی تحقیق کر لینا ضروری ہے کہ یہ آدمی کون ہے؟ کیسا ہے؟ کس خاندان اور قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے، اس کے اساتذہ کون سے ہیں؟ کس درس گاہ سے اس نے علم حاصل کیا ہے؟ اس کا علم خود رو اور ذاتی مطالعہ کی پیداوار تو نہیں؟ کسی گمراہ، بے دین، ملحد اور مستشرق اساتذہ کا شاگرد تو نہیں؟

۲:..... اس شخص کے اعمال و اخلاق کیسے ہیں؟ اس کے ذاتی اور نجی معاملات کیسے ہیں؟ خاندانی پس منظر کیا ہے؟ نیز یہ شعبدہ باز یا دین کے نام پر دنیا کمانے والا تو نہیں؟

۳:..... اس کا سلسلہ سند کیا ہے؟ یہ جھوٹا اور مکار تو نہیں؟ یہ جھوٹی اور من گھڑت سندیں تو بیان نہیں کرتا؟ کیونکہ محض سندیں نقل کرنے اور ''اخبرنا'' و ''حدثنا'' کہنے سے کوئی آدمی صحیح عالم ربانی نہیں کہلا سکتا، اس لئے کہ بعض اوقات مسلمانوں کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے کافر و ملحد بھی اس طرح کی اصطلاحات استعمال کیا کرتے ہیں۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ ہر مقرر و مدرس، واعظ یا ''وسیع معلومات'' رکھنے والے ''اسکالر'' و ڈاکٹر کی بات پر کان نہ دھریں بلکہ اس کے بارہ میں پہلے مکمل تحقیق کر لیا کریں کہ یہ صاحب کون ہیں؟ اور ان کے علم و تحقیق کا حدود اربعہ کیا ہے؟ کہیں یہ منکر حدیث، منکر دین، منکر صحابہ، منکر معجزات، مدعی نبوت یا ان کا چیلہ چانٹا تو نہیں؟ چنانچہ ہمارے دور میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ ریڈیو، ٹی وی یا عام اجتماعات میں ایسے لوگوں کو پذیرائی حاصل ہو جاتی ہے جو اپنی چرب زبانی اور ''وسعت معلومات'' اور تک بندی کی بنا پر مجمع کو مسحور کر لیتے ہیں، جس کی وجہ سے بہت سے لوگ ان کے عقیدت مند ہو جاتے ہیں، ان کے بیانات، دروس اور لیکچرز کا اہتمام کرتے ہیں، ان کی آڈیو، ویڈیو کیسٹیں، سی ڈیز اور ڈی وی ڈیز بنا بنا کر دوسروں تک پہنچاتے ہیں، جب ان بے دینوں کا حلقہ بڑھ جاتا ہے اور ان کی شہرت آسمان سے باتیں کرنے لگتی ہے تو وہ کھل کر اپنے کفر و ضلال اور باطل و گمراہ کن نظریات کا پرچار شروع کر دیتے ہیں، تب عقدہ کھلتا ہے کہ یہ تو بے دین، ملحد، بلکہ زندیق اور دہریہ تھا اور ہم نے اس کے باطل و گمراہ کن عقائد و نظریات کی اشاعت و ترویج میں اس کا ساتھ دیا اور جتنا لوگ اس کے دام تزویر میں پھنس کر گمراہ ہوئے ہیں، افسوس! کہ ان کے گمراہ کرنے میں ہمارا مال و دولت اور محنت و مساعی استعمال ہوئی ہے۔ اس روایت میں یہی بتلایا گیا ہے کہ بعد کے پچھتاوے سے پہلے اس کی تحقیق کر لی جائے کہ ہم جس سے علم اور دین سیکھ رہے ہیں یہ انسان ہے یا شیطان؟ مسلمان ہے یا ملحد؟ مؤمن ہے یا مرتد؟ تاکہ خود بھی اور دوسرے بھی ایسے شیاطین کی گمراہی سے بچ سکیں۔

حال ہی کی بات ہے کہ متعدد احباب نے پوچھا کہ زید حامد نام کا ایک اسکالر آج کل ٹی وی پر آرہا ہے، جس کی براس پیکس brasspacks.com کے نام سے ایک ویب سائٹ ہے، جس میں اس کا مکمل تعارف اور اس کی تصویر موجود ہے، اسی ویب سائٹ میں بتلایا گیا ہے کہ یہ شخص جہاد...... میں بھی شریک رہا ہے پھر چونکہ آج کل وہ کھل کر امریکا اور یہودیوں کے خلاف بولتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اس کے پاس جھوٹی سچی معلومات اور نہایت ہی چرب لسانی بھی ہے، لہٰذا لوگ دھڑا دھڑ اس کے گرویدہ ہو رہے ہیں۔ بتلایا جائے کہ یہ شخص کون ہے اور اس کے عقائد و نظریات کیا ہیں؟ اس پر جب ہم نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ یہ شخص ملعون یوسف کذاب... جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اس کو گرفتار کرا کے حوالہ زندان کیا تھا اور جیل ہی کے اندر ایک عاشق رسول نے اس کا کام تمام کیا تھا... کا خلیفہ اول ہے اور اس کا اصل نام زید زمان ہے۔

چنانچہ روزنامہ خبریں لاہور کی خبر ملاحظہ ہو:

''ملتان (اسٹاف رپورٹر) نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف... جو توہین رسالت کے الزام میں گزشتہ ۸ ماہ سے جیل میں

بند ہے…نے اپنی غیر موجودگی میں برٹس مینی اسلام آباد کے میجر زید زمان کو خلیفہ اول مقرر کر دیا ہے اور تمام چیلوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ زید زمان کے احکامات کے مطابق کام کریں۔ زید زمان کو اس سے قبل ۲۸/فروری کو کذاب یوسف کی نام نہاد ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کے لاہور میں ہونے والے اجلاس میں خصوصی طور پر بلایا گیا تھا اور تقریباً ۱۰۰ افراد کی موجودگی میں کذاب یوسف نے اسے (اپنا) صحابی قرار دیتے ہوئے (نعوذ باللہ) حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خطاب دیا تھا اور کہا تھا کہ ہم نے زید زمان کو حقیقت عطا کر دی ہے۔ اس پروگرام کی ویڈیو اور آڈیو کیسٹ بھی تیار ہوئی، جو پولیس کے ریکارڈ میں محفوظ ہے اور مقدمہ کا حصہ ہے۔ اس اجلاس میں صحابی قرار پانے کے بعد زید زمان نے تقریر کی اور کذاب یوسف کی تعریف اور عظمت میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے تھے۔ زید زمان ان دنوں کذاب یوسف کی رہائی کے سلسلہ میں سرگرم ہے اور عدالت میں ہر تاریخ پر موجود ہوتا ہے۔ کذاب یوسف کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اڈیالہ جیل میں اس نے عبادات ترک کر دی ہیں اور آج کل خط و کتابت کے ذریعے روٹھے مریدوں کو منانے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔''

(روزنامہ خبریں لاہور، ۸/نومبر ۱۹۹۷ء)

چنانچہ جب عام لوگوں کے ذہن سے وہ قضیہ اوجھل ہو چکا اور لوگ یوسف کذاب اور اس کے چیلے زید زمان کی دینی اور مذہبی حیثیت سے تقریباً ناآشنا ہو چکے تھے، تو اس ملعون نے زید حامد کے نام سے اپنے آپ کو متعارف کرانے اور منوانے کا ناپاک منصوبہ شروع کر دیا، اس لئے اس روایت کی رو سے مسلمانوں کو چاہئے کہ اس ملعون کا تعاقب کریں اور اس کے دامِ تزویر میں نہ آئیں تاکہ امت مسلمہ کا دین و ایمان محفوظ رہ سکے۔

اس کے علاوہ مسلمانوں کو اس بات کا بھی بطور خاص اہتمام کرنا چاہئے کہ مستند علما اور اکابر اہلِ حق کے علاوہ کسی عام آدمی کو درس و تدریس کی مسند پر نہ بیٹھنے دیں اور نہ ہی اس کے حلقہ درس میں بیٹھیں، کیونکہ حجۃ الاسلام امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ:

''وانما حق العوام ان یومنوا ویسلموا ویشتغلوا بعبادتهم ومعایشهم ویتر کوا العلم للعلماء، فالعامی لو یزنی ویسرق کان خیراً له من ان یتکلم فی العلم، فانه من تکلم فی الله وفی دینه من غیر اتقان العلم وقع فی الکفر من حیث لایدری کمن یرکب لجة البحر وهو لایعرف السباحة۔''

ترجمہ:… ''یعنی عوام کا فرض ہے کہ ایمان اور اسلام لا کر اپنی عبادتوں اور روزگار میں مشغول رہیں، علم کی باتوں میں مداخلت نہ کریں۔ اس کو علماء کے حوالے کر دیں۔ عامی شخص کا علمی سلسلہ میں حجت کرنا زنا اور چوری سے بھی زیادہ نقصان دہ اور خطرناک ہے، کیونکہ جو شخص دینی علوم میں بصیرت اور پختگی نہیں رکھتا وہ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے مسائل میں بحث کرتا ہے تو بہت ممکن ہے کہ وہ ایسی رائے قائم کرے جو کفر ہو اور اس کو اس کا احساس بھی نہ ہو کہ جو اس نے سمجھا ہے وہ کفر ہے، اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو تیرنا نہ جانتا ہو اور سمندر میں کود پڑے۔''
(احیاء العلوم ص:۳۶، ج:۳)

لہٰذا غیر مستند حضرات دین و مذہب میں دخل نہ دیں اور نہ ہی درس قرآن کی مسندوں پر بیٹھنے کی کوشش کریں، آج کل یہ فتنہ قریب قریب عام ہو رہا ہے کہ ہر جاہل و عامی محض اردو کتب اور تراجم کی مدد سے درس قرآن دینے لگا ہے، جبکہ یہ بہت ہی خطرناک ہے۔

کیونکہ اس سے دینی، مذہبی اور علمی اعتبار سے نوجوان نسل بہت ہی اضطراب کا شکار ہو رہی ہے، وہ دین و مذہب کے بارہ میں علماً سے کچھ سنتے ہیں تو جدید اسکالروں سے کچھ اور، لہٰذا وہ اس کشمکش میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا؟

اس لئے ضروری ہے کہ ارباب علم و عمل جگہ جگہ ایسے مستند مدرسین، واعظین اور مقررین کا انتظام کریں جو ہر اعتبار سے لائق اعتماد ہوں، تاکہ نئی نسل کی ذہن سازی ہو، اور وہ ان جہالت کے علم برداروں کی گمراہی سے محفوظ رہ سکیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

الحاج لعل دین (ایم اے)

حیات مسیح علیہ السلام اور قادیانی دجل

اہل کتاب (یہودیوں) میں جہاں عہد شکنی' کتمان حق' دین فروشی' قیامت کے بارے میں جھوٹے مزعومات اور خوش فہمیاں' قساوت قلبی' کتاب الٰہی میں تحریف' ملائکہ کے ساتھ بغض وعناد' جہاد سے گریز' حضرت مریم علیہا السلام پر بہتان تراشی' سود اور حرام خوری' تفریق بین الانبیاء جیسی قبیح بیماریاں پائی جاتی ہیں' وہاں ایک بہت بڑی بیماری انبیاء علیہم السلام کا ناحق قتل بھی تھا' قرآن پاک نے یہودیوں کی اس بری خصلت کی جگہ جگہ نشان دہی کی ہے مثلاً:

۱:...... "ویقتلون النبیین بغیر الحق." (البقرہ:۶۱)

ترجمہ: "اور اللہ کے نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے۔"

۲:...... "قل فلم تقتلون انبیاء اللہ من قبل ان کنتم مؤمنین." (البقرہ:۹۱)

ترجمہ: "آپ کہہ دیجئے پس تم کیوں قتل کرتے تھے اللہ کے نبیوں کو اس سے پہلے اگر تم ایمان والے ہو۔"

۳:...... "وقتلہم الانبیاء بغیر حق." (النساء:۱۵۵)

ترجمہ: "اور بوجہ ان کے ناحق قتل کرنے نبیوں کے۔"

اپنے اس قبیح فعل کے نتیجے میں نہ صرف انہوں نے یرمیاہ' نبی شعیا' نبی زکریا اور یحییٰ علیہم السلام کو قتل کیا بلکہ تاریخی روایات کے مطابق ایک ایک دن میں تین تین سو انبیاء کو قتل کیا اور پھر اپنی اس قدیم روایت کی بنا پر انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی قتل کرنے کی کوشش کی اور بزعم خود ان کو سولی پر بھی لٹکا دیا' مگر اللہ تعالیٰ کو اپنے نبی سے قرب قیامت میں کام لینا تھا' لہٰذا آپ کو یہودیوں کے ناپاک ہاتھوں سے بچا کر اپنی طرف آسمان پر اٹھالیا' قرآن پاک میں یہودیوں کی طرف سے جہاں سینکڑوں انبیاء کے قتل کی تصدیق کی گئی ہے' وہاں عیسیٰ علیہ السلام کے عدم قتل کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔ ارشاد ہوا ہے:

"نہ تو انہوں نے قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا بلکہ یہ بات ان کے لئے مشتبہ کردی گئی۔" (النساء:۱۵۷)

"اور یقیناً انہوں نے اس (مسیح علیہ السلام) کو قتل نہیں کیا۔" (النساء ۱۵۷)

"بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس (مسیح علیہ السلام) کو اپنی طرف اٹھالیا۔" (النساء:۱۵۸)

اس مقام پر بھی قادیانیوں نے اہل ایمان میں شبہ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے' اگر وہ مسیح علیہ السلام کے عدم قتل اور رفع الی السماء کے قرآن پاک کی شہادت کو تسلیم کرلیں تو ان کے بزعم خود مسیح موعود یا مسیح مثیل یا بروزی مسیح مرزا غلام احمد کے دعویٰ مسیحیت کا کوئی جواز نہیں رہتا' لہٰذا انہوں نے عافیت اس بات میں سمجھی ہے کہ یہودیوں کی طرف سے قتل مسیح علیہ السلام یا ان کی طبعی موت کو تسلیم کرلیا جائے اور قرب قیامت میں ان کے نزول کا انکار کرکے مرزا غلام احمد کو بطور مثیل' بروزی مسیح یا مسیح موعود تسلیم کرنے کے لئے راہ ہموار کردی جائے' چنانچہ مرزا صاحب کے ۱۸۸۹ء میں دعویٰ مسیحیت سے لے کر آج تک مرزائی یہی پروپیگنڈا کررہے ہیں کہ جس ہستی کے آنے کی پیشینگوئی احادیث رسول میں کی گئی ہے وہ آچکا ہے' لہٰذا اب عیسیٰ علیہ السلام کی نزول من السماء ہونے کا انتظار باقی نہیں ہے' اس طریقے سے قادیانی حضرات سادہ لوح مسلمانوں کو مسیح علیہ السلام کی وفات کا یقین دلاکر اور مالی لحاظ سے پریشان حال مسلمانوں کو مالی لالچ دے کر اپنے باطل عقیدہ میں شامل کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

اس فتنہ کا آغاز مشرقی پنجاب کے قصبہ قادیان (ضلع گورداسپور) سے ہوا' جب مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیحیت کا دعویٰ کیا' تقسیم برصغیر ۱۹۴۷ء کے بعد مرزائیوں کا ایک گروہ پاکستان منتقل ہوگیا اور انہوں نے چنیوٹ (ضلع جھنگ) کے قریب ربوہ (موجودہ چناب نگر) کو اپنا مستقر بنالیا' چونکہ قادیانیوں کے اس وقت کے خلیفہ بھی اس گروہ میں شامل تھے' لہٰذا ربوہ کو مرزائیوں کے ہیڈ کوارٹر کی حیثیت حاصل ہوگئی' ادھر پاکستان میں ان کی غیر شرعی' غیر اخلاقی اور غیر قانونی سرگرمیوں کی وجہ سے ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا' اس کے ممبران کو اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کا نام دینے اور

مسجد کی پیشانی پر کلمہ طیبہ لکھنے کی ممانعت کر دی گئی اور اس طرح یہ بے دست و پا ہو کر رہ گئے۔

ادھر جب خلیفہ صاحب پر احتساب کا عمل شروع ہوا تو وہ پاکستان سے فرار ہو کر لندن پہنچ گئے اور اب بھی ان کا مستقل ہیڈ کوارٹر ہے' چنانچہ مرزائیوں کے خلیفہ چہارم آنجہانی مرزا طاہر احمد کی موت پر خلیفہ پنجم مرزا مسرور احمد کا انتخاب لندن کے ہیڈ کوارٹر میں ہوا اور دنیا بھر میں رہنے والے قادیانیوں نے ٹیلی ویژن کے ذریعے نئے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی' قادیان سے پاکستان منتقل ہونے کے بعد یہ حضرات اس خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ جس طرح حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ نے ہجرت مدینہ کے بعد مکہ پر دوبارہ تسلط بحال کر دیا تھا' اسی طرح وہ بھی قادیاں واپس چلے جائیں گے مگر ان کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا اور قادیان واپس جانے کی بجائے انہیں لندن کی طرف راہ فرار اختیار کرنا پڑی' گویا" پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔"

چونکہ برصغیر میں مرزائیت کا پودا مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے انگریزوں نے لگایا تھا اور وہ ہمیشہ ان کے دامے درمے سخنے مدد بھی کرتے آئے ہیں' لہٰذا اس موقع پر بھی انگریزوں نے ہی ان کو اپنے ملک میں پناہ دی' ذرا ترمیم کے ساتھ اس جماعت پر یہ شعر بھی صادق آتا ہے:

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی، جو اماں ملی تو کہاں ملی
تیرے جرم خانہ خراب کو تیرے محسنوں کے دیار میں

قادیانی مسئلہ پر اس قدر بحث و مباحثے' مناظرے اور مباہلے ہو چکے ہیں کہ مزید کسی بحث و تمحیص کی ضرورت باقی نہیں رہتی' اگرچہ ان کو غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے اس کے باوجود وہ اسلام کے نام پر نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں اپنے دین کی تبلیغ جاری رکھے ہوئے ہیں' مسلم ممالک کے علاوہ باقی دنیا میں تو آزادی کے ساتھ اپنے جھوٹے دین کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں مگر پاکستان میں بھی سرگرمیاں مخفی طور پر بدستور جاری ہیں اور یہ سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے' قادیانی حضرات اپنی مذموم تبلیغ کا آغاز اس نقطہ سے کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنی دنیا کی زندگی پوری کرکے دیگر انبیاء اور مخلوق کی طرح اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اور اب ان کی نزول من السماء کا کوئی امکان نہیں ہے' یہ مرحلہ طے کر لینے کے بعد ان کا اگلا قدم یہ ہوتا ہے کہ جن احادیث رسول میں مسیح علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں آنے کا ذکر ہے اس سے مثیل مسیح مراد ہیں جو لوگوں کو راہ راست پر گامزن کریں گے وغیرہ وغیرہ۔ اس سلسلہ میں قادیانی حضرات قرآنی آیات کی غلط تاویلات کا سہارا لے کر لوگوں کو بے دین کرنے کی کوشش کرتے ہیں' اس ضمن میں ان کی طرف سے "وفات مسیح" اور "بزرگان علمائے امت" کے نام سے ایک ہینڈ بل میں شائع ہوا ہے جس میں آیات قرآنیہ کی غلط تاویلات اور بعض ائمہ دین اور علمائے کرام کی تحریرات کو توڑ موڑ کر وفات مسیح ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے' اس ہینڈ بل کا افتتاحیہ یوں ہے:

"خدا تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت جاری ہے کہ ہر وہ شخص جو دنیا میں آتا ہے ایک طبعی عمر پا کر وفات پا جاتا ہے لیکن حضرت عیسیٰ وہ واحد وجود ہیں جن کی وفات کو بعض لوگوں نے متنازعہ بنا دیا ہے اور وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ دو ہزار سال سے آسمان پر زندہ موجود ہیں لیکن قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے یہ واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ بھی باقی بنی نوع انسان کی طرح طبعی عمر پا کر وفات پا چکے ہیں۔"

اس مختصر عبارت میں نہایت معصومیت کے انداز میں تحریر کیا گیا ہے کہ "حضرت عیسیٰ" وہ واحد وجود ہیں جن کی وفات کو بعض لوگوں نے متنازعہ بنا دیا ہے" کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جس مسئلہ میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سینکڑوں احادیث موجود ہیں اور جن کی روشنی میں اہل اسلام مسیح علیہ السلام کے رفع الی السماء کا عقیدہ رکھتے ہیں اس کو بعض لوگوں کا متنازعہ فیہ مسئلہ کہہ کر اس کی اہمیت کو کم کرنے کی سعی لاحاصل کی گئی ہے' قادیانی حضرات مرزا غلام احمد قادیانی کو حضور علیہ السلام کی پیشنگوئی کا مصداق تو قرار دیتے ہیں مگر ان پیشنگوئیوں میں مسیح موعود اور امام مہدی کی جو علامات اور ان کے جو کام بیان کئے ہیں ان کی طرف سے یکسر آنکھیں موند لیتے ہیں' اس کا ثبوت اپنی تحریر سے ملاحظہ کریں' قادیانی جماعت نے "سلسلۂ عالیہ احمدیہ" کی بیعت کے لئے جن دس شرائط کا ذکر کیا ہے' مسلمانوں کو اس بیعت کے لئے یوں ترغیب دیتے ہیں:

"ہم احمدی مسلمان نبی پاک صاحب لولاک کی پیشنگوئیوں کے عین مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو عیسیٰ اور امام مہدی علیہ السلام مانتے ہیں اور امت محمدیہ کے امتی نبی مانتے ہیں۔"

اب ذرا صحیح احادیث میں مذکورہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول من السماء اور ان کے کارناموں کی یہ جھلک بھی ملاحظہ فرمائیں' جن سے قادیانیوں کے دجل کا پردہ چاک ہوتا ہے:

ا:...... "حضور علیہ السلام نے قسم اٹھا کر فرمایا: تمہارے درمیان ضرور اتریں گے ابن مریم حاکم عادل بن کر پھر وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو ہلاک کریں گے اور جنگ (یا جزیہ) کا خاتمہ کر دیں گے

اور مال کی وہ کثرت ہوگی کہ اس کا قبول کرنے والا کوئی نہ رہے گا حتیٰ کہ خدا کے حضور ایک سجدہ کرلینا دنیا ومافیہا سے بہتر ہوگا۔" (ترمذی)

۲:......حضور علیہ السلام نے دجال کے خروج کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا: "اسی اثناء میں مسلمان اس سے لڑنے کی تیاریاں کر رہے ہوں گے، صفیں باندھ رہے ہوں گے اور نماز کے لئے اقامت کہی جاچکی ہوگی کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہوجائیں گے اور نماز میں مسلمانوں کی امامت کریں گے (دوسری روایت میں ہے کہ مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھیں گے) اور اللہ کا دشمن دجال آپ کو دیکھ کر اس طرح گھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے اگر عیسیٰ علیہ السلام اس کو اس کے حال پر ہی چھوڑ دیں تو وہ آپ ہی گھل کر مر جائے مگر اللہ تعالیٰ دجال کو ان کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور وہ اپنے نیزے میں اس کا خون مسلمانوں کو دکھائیں گے۔" (مسلم)

۳:......"اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیج دے گا اور وہ دمشق کے مشرقی حصے میں سفید مینار کے پاس زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے جب وہ سر جھکائیں گے تو محسوس ہوگا کہ قطرے ٹپک رہے ہیں اور جب وہ سر اٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے ڈھلکتے ہوئے نظر آئیں گے، ان کے سانس کی ہوا جس کافر تک پہنچے گی وہ زندہ نہ بچے گا، پھر ابن مریم دجال کا پیچھا کریں گے اور "لُد" کے دروازے پر جاکر اسے قتل کردیں گے۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

۴:......"دجال میری امت میں نکلے گا اور چالیس (دن یا سال) تک رہے گا، پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم کو بھیجے گا، ان کا حلیہ عروہ ابن مسعودؓ (صحابی) کے مشابہ ہوگا، وہ دجال کا پیچھا کریں گے اور اسے ہلاک کردیں گے، پھر سات سال تک لوگ اس حال میں رہیں گے کہ دو آدمیوں کے درمیان بھی عداوت نہ رہے گی۔" (مسلم)

یہ چند احادیث کا مضمون نقل کیا گیا ہے اب غور فرمائیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی جو مہدی اور مسیح ہونے کے دعویدار ہیں وہ مذکورہ علامات میں سے کون سی علامت پر پورا اترتے ہیں؟ حضور علیہ السلام کی پیشینگوئیوں کا سہارا لے کر آپ کی بیان کردہ علامات سے یکسر خالی رہنا مرزا قادیانی کے دعویٰ کی قطعی تردید نہیں تو اور کیا ہے؟ ان کے اس باطل دعویٰ پر تو یہی مقولہ صادق آتا ہے: "میٹھا میٹھا ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھوہ۔"

جہاں تک امام مہدیؒ کے ظہور کا تعلق ہے حضور علیہ السلام کی پیشینگوئیوں کے مطابق وہ ایک علیحدہ شخصیت اور ان کے فرائض بھی مختلف ہیں مگر مرزا صاحب ان دونوں میں سے کوئی منصب بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھے، لہٰذا انہوں نے دو منصبوں پر دعویٰ کردیا، اگرچہ وہ کسی ایک پر بھی پورا نہیں اترتے۔

اب قادیانیوں کی طرف سے وفات مسیح علیہ السلام کے حق میں استدلال پر غور کیجئے، اس مقصد کے حصول کے لئے انہوں نے وفات اور موت کے مفہوم کو گڈمڈ کرنے کی کوشش کی ہے، چنانچہ سورۂ مائدہ کی آیت ۱۱۸ کے حوالے سے کہتے ہیں:

" قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھیں گے: اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری والدہ کو معبود بنالینا تو وہ جواب دیں گے: اے اللہ! تو پاک ہے، بھلا مجھے کب شایان تھا کہ میں ایسی بات کہتا، جس کے کہنے کا مجھے حق ہی نہیں پہنچتا، پروردگار! اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو تجھے معلوم ہوگا کیونکہ تو میرے دل کی بات جانتا ہے جبکہ میں تیرے ضمیر کی کوئی بات نہیں جانتا بے شک تو علام الغیوب ہے، میں ان سے کچھ نہیں کہا بجز اس کے جس کا تو نے مجھے حکم دیا اور وہ یہ ہے کہ تم خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے جب تک میں ان میں ٹھہرا رہا میں ان کی خبر رکھتا تھا: "فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم" جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو ہی ان کا نگران تھا اور تو ہر چیز سے باخبر ہے۔"

اس مقام پر قادیانیوں نے "توفیتنی" کا ترجمہ "مجھے وفات دے دی" کیا ہے اور اس سے مفہوم موت کا لیا ہے، حالانکہ اکثر مفسرین نے یہاں پر "توفیتنی" کا ترجمہ "مجھے اٹھالیا" کیا ہے، ترجمے کی حد تک تو ترجمہ وفات درست ہے مگر اس کو موت پر محمول کرنا کسی طرح بھی درست نہیں، کیونکہ اس لفظ سے اللہ تعالیٰ کی مراد موت نہیں بلکہ محض قبض ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مراد موت ہی ہوتی تو وہ موت کا لفظ استعمال کرنے پر بھی قادر ہے تاکہ کوئی جھگڑا ہی باقی نہ رہتا۔ سورۂ آل عمران میں "قد خلت من قبلہ الرسل" (آیت:۱۴۴) "خلت" کا ترجمہ قادیانیوں نے موت کیا ہے، حالانکہ اس لفظ کا عام فہم معنیٰ گزر جانا یا چلے جانا ہی آتا ہے جیسے فرمایا: "تلک امۃ قد خلت" (البقرہ:۱۳۴تا۱۴۱) یہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی، یہاں موت کا ترجمہ کرنا کسی طرح بھی قرین قیاس نہیں ہے۔ "متوفیک" کا لفظ سورۂ آل عمران میں بھی عیسیٰ علیہ السلام کے تذکرہ میں آتا ہے "اذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی" (آیت:۵۵) جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے عیسیٰ! میں تجھے وفات دینے والا اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔" یہاں بھی رفعت کا ذکر وفات کے ساتھ تو ہے مگر موت کے لفظ کے ساتھ نہیں آیا، قرآن میں رفع کی اور بھی مثالیں موجود ہیں جن سے ہمارے نظریہ کی تصدیق ہوتی ہے مثلاً:

ا:...... وما قتلوه یقینا ۰ بل رفعه الله الیه ۰ (النساء:۱۵۷'۱۵۸) اس کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اپنی طرف اٹھالیا' یہاں پر عدم موت کو رفعت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

۲:......"ورفع بعضهم درجت".
(البقرہ:۲۵۳) درجات کی رفعت کا ذکر ہے نہ کہ موت کا۔

۳:......"ورفعنا فوقکم الطور"
(البقرہ:۹۳) اور ہم نے تمہارے اوپر طور کو اٹھایا' موت کا ذکر نہیں۔

۴:......"ورفعنا لک ذکرک"
(انشرح:۴) ذکر کی بلندی کا بیان ہے' موت کا کوئی ذکر نہیں۔

غرضیکہ قادیانیوں نے سورۂ آل عمران کی آیت ۵۵ اور سورۂ مائدہ کی آیت ۱۱۸ میں "توفی" کو موت پر محمول کرکے عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت کرنے کی بھونڈی کوشش کی ہے' عربی زبان میں فات کا معنی وقت گزرنے یا کسی چیز کے ہاتھ سے نکل جانے یا ضائع ہوجانے کے معنی میں تو استعمال ہوتا ہے جیسے: "تاکہ نہ غم کھاؤ اس چیز سے جو تم سے چھن چکی ہے اور نہ اتراؤ اس چیز پر جو اس نے تمہیں دی ہے۔" (الحدید:۲۳) اسی طرح "توفی" "معنی" اخذ الشیء وافیا" آتا ہے یعنی کسی چیز کو مکمل طور پر قبض یا وصول کرلینا' اس لحاظ سے "توفی" کو مجازی طور پر تو موت پر محمول کیا جاسکتا ہے مگر یہ اس کا حقیقی معنی نہیں ہے جیسا کہ قادیانیوں کا اصرار ہے اور خاص طور پر عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر محمول کرنا جن کے زندہ رفع الی السماء کے متعلق قرآن و احادیث کی شہادتیں موجود ہیں کسی طرح بھی قابل قبول نہیں ہے۔

"وفی" کا ایک عام فہم معنی پورا پورا بھی آتا ہے جیسے: وابراهیم الذی وفی ۰ (النجم:۳۷) اور ابراہیم علیہ السلام نے اپنے قول کو پورا کردیا: "وا ما الذین امنوا وعملوا الصلحت فیوفیهم اجورهم "(آل عمران:۵۷) جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے کام کئے اللہ ان کو پورا پورا بدلہ دے گا' انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب ۰ (الزمر:۱۰) صبر کرنے والوں کو ان کا بدلہ پورا دیا جائے گا' بغیر حساب کے۔ وفات اور موت کے مفہوم کو واضح کرنے کے لئے اللہ جل شانہ نے قرآن میں بعض مقامات میں وفات اور موت کا اکٹھا ذکر بھی کیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

ا:......"خدا کی ذات وہ ہے جو وفات دیتا ہے تم کو رات کے وقت اور جانتا ہے جو کچھ تم کماتے ہو دن کے وقت' پھر اٹھاتا ہے تم کو اس (دن) کے اندر تاکہ پورا کیا جائے مقررہ وقت' پھر اس کی طرف ہے تمہارا لوٹ کر جانا' پھر وہ تمہیں بتادے گا جو تم کیا کرتے تھے۔" (الانعام:۶۰)

"وہ غالب ہے اپنے بندوں پر اور تمہارے اوپر نگران فرشتے بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کے پاس موت کا وقت آجاتا ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اس کو وفات دیتے ہیں اور کوئی کوتاہی نہیں کرتے۔" (الانعام:۶۱)

ان آیات میں وفات اور موت کے مفہوم کو بالکل واضح کردیا گیا ہے کہ یہ دو مختلف چیزیں ہیں' وفات تو ہر رات کو ہوتی ہے مگر موت اپنے مقررہ وقت پر ہی آتی ہے۔ دوسرے مقام پر اس کی مزید وضاحت کی گئی ہے:

"اللہ تعالیٰ قبض کرتا ہے جانوں کو ان کی موت کے وقت اور ان کو بھی جو نہیں مرتیں نیند میں پس روک دیتا ہے اس کو جس پر اس نے موت کا فیصلہ کیا ہے اور چھوڑ دیتا ہے دوسری کو ایک مقررہ وقت تک۔" (الزمر:۴۲)

حیات مسیح علیہ السلام کی تصدیق اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے طریقے سے بھی کردی ہے۔ سورۂ نساء میں جہاں مسیح علیہ السلام کے یہودیوں کے ہاتھوں عدم قتل اور رفع الی السماء کا ذکر ہے' اس سے آگلی آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور اہل کتاب میں سے کوئی نہیں ہے مگر یہ کہ ایمان لائے گا' مسیح علیہ السلام پر آپ کی موت سے قبل۔" (النساء:۱۵۹)

آج دنیا میں اہل کتاب کی کتنی تعداد موجود ہے جو مسیح علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے مگر یہاں قرآن کی شہادت ہے کہ ہر اہل کتاب مسیح علیہ السلام کی موت سے پہلے آپ پر ضرور ایمان لے آئے گا اور مسلم شریف کی روایت کے مطابق جو کتابی ایمان نہیں لائے گا وہ موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ قرآن کی یہ پیشینگوئی اسی وقت پوری ہوگی جب مسیح علیہ السلام دوبارہ نازل ہوکر زندگی کے چالیس یا ساٹھ سال گزاریں گے' اس پیشینگوئی کی رو سے مسیح علیہ السلام ابھی تک موت سے ہمکنار نہیں ہوئے بلکہ آسمان پر زندہ موجود ہیں اور ان کی حقیقی موت دوبارہ نزول کے بعد ہوگی۔ مسلم شریف کی روایت میں تو یہ بھی موجود ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فج دوحاء کے مقام سے حج یا عمرہ کا احرام باندھیں گے' زمین پر حکومت کریں گے' انصاف قائم کریں گے اور دجال کو قتل کریں گے' یاجوج ماجوج کا فتنہ برپا ہوگا' دعا کریں گے تو وہ فتنہ بھی ختم ہوجائے گا' آپ شادی بھی کریں گے پھر وہ مقررہ مدت گزار کر حقیقی موت سے ہمکنار ہوں گے اور دفن بھی ہوں گے' یہ سب باتیں نزول من السماء کے بعد وارد ہونے والی ہیں۔

قرآن پاک میں لفظ موت اس کثرت کے ساتھ استعمال ہوا اور اس کا مفہوم اتنا واضح ہے کہ مسیح علیہ السلام کے یہودیوں کے ہاتھوں مصلوب کئے جانے کو وفات کے ساتھ ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی ورنہ

سورۂ مائدہ کی آیت ۱۱۸ میں "فلما توفیتنی" کی بجائے "فلما تموتنی" آ سکتا تھا تاکہ کسی قسم کا شبہ پیدا ہی نہ ہوتا اسی طرح سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۵۵ میں "انی متوفیک" کی بجائے "انی تموتک" کے الفاظ آ سکتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں بھی حقیقی موت کا ذکر کیا ہے وہاں موت کا لفظ استعمال کیا ہے، مثال کے طور پر خود مسیح علیہ السلام کا بیان قرآن میں موجود ہے جب حضرت مریمؑ آپ کو گود میں اٹھا کر قوم کے پاس آئی تو قوم نے طعن ملامت کی مگر اس وقت مسیح علیہ السلام نے اپنی عبدیت اور نبوت کا اعلان کیا اور ساتھ یہ بھی کہا:

"اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا' جس دن میں مروں گا اور جس دن میں دوبارہ اٹھایا جاؤں گا۔" (مریم:۳۳)

اللہ کے ایک اور نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہوا:

"جب ہم نے سلیمان علیہ السلام کی موت کا فیصلہ کر لیا تو نہیں بتلایا جنات کو آپ کی موت کا حال مگر زمین کے ایک کیڑے نے جو آپ کی لاٹھی کو کھا رہا تھا۔" (سبا:۱۴)

اللہ کے ایک اور نبی حضرت یعقوب علیہ السلام کی موت کے متعلق بھی قرآن پاک کا بیان ہے:

"کیا تم اس وقت حاضر تھے جب یعقوب علیہ السلام کی موت کا وقت آ گیا۔" (البقرہ:۱۳۳)

اور پھر حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد فرمایا:

"انک میت وانھم میتون۔" (الزمر:۳۰)

ترجمہ: "بے شک آپ بھی مرنے والے ہیں اور یہ لوگ بھی مرنے والے ہیں۔"

اور پھر یہ آیت تو ہر اہل ایمان کی زبان پر ہوتی ہے:

"کل نفس ذائقة الموت."

ترجمہ: "ہر جان کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔"

ایک اور نقطہ نظر سے بھی موت کا مفہوم سمجھ میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں موت کا ذکر حیات کے مقابلہ میں کیا ہے جبکہ ایسا ذکر وفات کے مقابلے میں نہیں آیا' جیسے فرمایا:

"تم کس طرح کفر کرتے ہو؟ اللہ کے ساتھ حالانکہ تم بے جان تھے پھر اس نے تمہیں زندگی بخشی وہ پھر تم پر موت طاری کرے گا اور پھر زندہ کرے گا پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔" (البقرہ:۲۸)

"اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کرے گا وہ اسی طرح تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔" (البقرہ:۷۳)

نمرود کے ساتھ مباحثہ کرتے ہوئے ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا:

"ابراہیمؑ نے کہا میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے' نمرود نے کہا میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں۔" (البقرہ:۲۵۸)

"اور جب ابراہیم علیہ السلام نے پروردگار سے کہا کہ مجھے دکھا تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔" (البقرہ:۲۶۰)

ان تمام تر حقائق کے باوجود اللہ جل شانہ کے لئے کون سا کام مشکل ہے؟:

"جب وہ کسی چیز کا فیصلہ کرتا ہے تو اسے کہتا ہے ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔" (البقرہ:۱۱۷)

قرآن پاک میں عزیر علیہ السلام کا واقعہ بیان ہوا کہ وہ کسی اجڑے ہوئے شہر کے کھنڈرات پر سے گزرے تو دل میں خیال آیا:

"قال انی یحیی هذه الله بعد موتها. فاماته الله مائة عام ثم بعثه." (البقرہ:۲۵۹)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ اس مردہ بستی کو دوبارہ کیسے زندہ کرے گا؟ پھر اللہ نے اپنی قدرت کا کرشمہ دکھایا اور اس پر سو سال تک موت طاری کر دی اور اس کے بعد پھر اسے اٹھایا تو اتنے میں شہر دوبارہ آباد ہو چکا تھا۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مردہ کو زندہ ہوتے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تھی تو اللہ نے فرمایا کہ چار پرندے پکڑ کر اپنے ساتھ مانوس کرو پھر ان کو ذبح کر کے ان کا گوشت آپس میں ملا دیا اور جب اللہ کے حکم سے ابراہیم علیہ السلام نے ان پرندوں کو آواز دے کر بلایا تو وہ زندہ ہو کر دوڑتے ہوئے آپ کے پاس آ گئے' اسی طرح اصحاب کہف کا واقعہ بھی مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تین سو نو سال تک سلائے رکھا اور اس کے بعد پھر کھڑا کر دیا جبکہ اس دوران میں دنیا بدل چکی تھی مگر وہ بے خبر ہی تھے مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ حضرت عزیر علیہ السلام کو سو سال تک سلانے کے بعد پھر کھڑا کر سکتا ہے' اصحاب کہف کو تین سو نو سال تک سلا کر پھر کھڑا کرنے پر قادر ہے' چار پرندوں کو ذبح ہو جانے کے بعد پھر زندہ کرنے پر قادر ہے تو اس کی قدرت تامہ اور حکمت بالغہ میں کیا مشکل ہے؟ دوسرے آسمان پر زندہ رکھ کر دوبارہ زمین پر نازل فرما دے' بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ ہر نفس کو موت سے ضرور ہمکنار کرتا ہے مگر اس کے لئے وقت کا تعین بھی تو اسی کے قبضہ قدرت میں ہے' مسیح علیہ السلام کا رفع الی السماء اور زمین پر نزول تو آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے بالکل واضح ہے اس کے باوجود اگر قادیانی جماعت اپنے مخصوص مقصد کی خاطر اس سے انکار کرتی ہے تو یہ اس کی ذمہ داری ہے۔☆

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد نور

فضائل سورۂ یٰسین اور چند مشاہدات

احادیث میں سورۂ یٰسین کے بہت سے فضائل وارد ہوئے ہیں' ہر چیز کے لئے ایک دل ہوا کرتا ہے اور قرآن شریف کا دل سورۂ یٰسین ہے جو شخص اس سورۃ کو پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس قرآنوں کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسین کو زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے ہزار برس پہلے پڑھا' جب فرشتوں نے سُنا تو کہنے لگے: "خوشی ہے اس امت کے لئے جن پر یہ قرآن اتارا جائے گا اور خوشحالی ہے ان دلوں کے لئے جو ان کو یاد کریں گے اور خوشحالی ہے ان زبانوں کے لئے جو اس کی تلاوت کریں گی"۔ ایک حدیث میں ہے:

"جو شخص سورۂ یٰسین کو صرف اللہ کی رضا کے واسطے پڑھے اس کے پہلے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ پس اس سورۃ کو اپنے مُردوں پر پڑھا کرو۔"

ایک روایت میں ہے:

"جس نے سورۂ یٰسین کو ہر رات میں پڑھا پھر مرگیا تو شہید مرا۔"

ایک روایت میں ہے:

"جو سورۂ یٰسین کو پڑھتا ہے اس کی مغفرت کی جاتی ہے' جو بھوک کی حالت میں پڑھتا ہے وہ سیر ہوجاتا ہے' جو راستہ گم ہوجانے کی وجہ سے پڑھتا ہے وہ راستہ پالیتا ہے' جو شخص جانور گم ہوجانے کی وجہ سے پڑھتا ہے وہ پالیتا ہے اور جو ایسی حالت میں پڑھے کہ کھانا کم ہوجانے کا خوف ہو تو وہ کھانا کافی ہوجاتا ہے' جو ایسے شخص کے پاس پڑھے جو نزع میں ہو تو اس پر نزع میں آسانی ہوجاتی ہے' جو ایسی عورت پر پڑھے جس کے بچے ہونے میں دشواری ہورہی ہو اس کے لئے بچہ جننے میں سہولت ہوجاتی ہے' جب بادشاہ یا دشمن کا خوف ہو اس کے لئے سورۂ یٰسین پڑھے وہ خوف جاتا رہتا ہے۔"

(فضائل قرآن شریف از مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ)

میں نے اپنی عملی زندگی میں سورۂ یٰسین کو یقین کے ساتھ پڑھ کر اس کے اثرات دیکھے تو ایسے ہی پایا جیسے لکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کلام کی برکات کا یقین نصیب فرمائے۔ (آمین)

چند مشاہدات پیش خدمت ہیں:

دشمنوں کے حملہ سے حفاظت

۱۹۸۰ء میں میں قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور کا پرنسپل تھا۔ گورنمنٹ نے سارے ملک میں تمام کالجوں میں انتخابات کرائے تو اکثر کالجوں میں گورنمنٹ کی مخالف تنظیم کامیاب ہوئی' سرکار کے خلاف لڑکے جلوس نکالتے تھے۔ ملک کے سربراہ کے خلاف بُرے الفاظ استعمال کرتے تھے۔ گورنمنٹ ان لڑکوں کو پکڑ کر سزا دیتی تھی جس پر یہ لڑکے کالج کے اساتذہ کے خلاف ہوجاتے تھے اور سب سے زیادہ مخالفت پرنسپل کی کی جاتی کیونکہ وہ سرکار کا نمائندہ تصور کیا جاتا ہے۔ بہاولپور کے میڈیکل کالج اور ایس ای کالج کا بھی یہی حال تھا۔ مجھے ہر وقت لڑکوں کی طرف سے خطرہ تھا کیونکہ پرنسپل کا گھر لڑکوں کے ہوسٹلز کے قریب ترین تھا۔ اسی دوران ہی ایک کالج کا پرنسپل مرچکا تھا۔ دوسرے کالج کے پرنسپل پر دل کا دورہ پڑ گیا تھا۔ اسی اضطراب کی حالت میں ایک رات ایک بجے مجھے ڈپٹی کمشنر نے نیند سے جگایا اور بتایا کہ لڑکوں کا گروپ تمہارے گھر پر حملہ کرنے کی نیت سے نکل آیا ہے۔ آپ اپنے بچوں کو حفاظتی کمرے میں منتقل کردیں اور میں پولیس کو روانہ کررہا ہوں' ہوسکتا ہے پولیس دیر سے پہنچے حفاظتی انتظام فوری کرلیں۔ میں اسی وقت جاگا' بچے باہر صحن میں آرام کی نیند سو رہے تھے' میں نے ہاتھ میں ایک چھڑی لی اور یٰسین شریف پڑھنا شروع کردی' جس سے میرا خوف ختم ہوگیا' میں سارے گھر میں پھرتا رہا اور یٰسین شریف پڑھتا رہا' جب نصف گھنٹہ گزر گیا اور کوئی بھی نہ آیا تو میں نے ڈپٹی کمشنر سے رابطہ قائم کیا' اس نے تھوڑی دیر کے بعد پتہ کرکے بتایا کہ لڑکے کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد رک گئے' آپس میں مشورہ کیا اور پھر منتشر ہوگئے۔ میں نے صبح کے وقت اپنے چوکیداروں سے اس خبر کی تصدیق کرائی اور پولیس فورس جو درختوں پر خفیہ ڈیوٹی پر مامور تھے' انہوں نے بھی لڑکوں کے اس حملہ کی توثیق کی' یہ سب اللہ کے کلام کی برکت سے ہوا۔

نزع کے وقت سورۂ یٰسین پڑھنا

میرا ایک مریض جو میرے وارڈ میں داخل تھا نزع کی حالت میں تھا' اس کو دورے پڑ رہے تھے جس میں اس کا رنگ پیلا ہو جاتا اور آنکھیں تن جاتیں' چنانچہ میں مریض کے قریب کھڑا رہا اور آہستہ سے سورۂ یٰسین پڑھنا شروع کی۔ دوسرے ڈاکٹرز اس مریض کے علاج میں مشغول تھے اور میں سورۂ یٰسین پڑھ رہا تھا' جب میں نے سورۂ یٰسین شریف ختم کر لی تو مریض کے چہرے کا رنگ بدل گیا' سانس بند ہو گیا اور آخر وہ انتقال کر گیا۔ آخر میں' میں نے دیکھا کہ اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو اس کے رخساروں پر گرے اور ہلکی سی مسکراہٹ مریض کے منہ پر آئی' اس طرح سورۂ یٰسین کی بدولت اللہ تعالیٰ نے نزع کی تکلیف آسان کر دی۔

لاعلاج مرض سے شفا

ہمارے ایک پروفیسر صاحب کو یرقان کا مرض اتنا شدت اختیار کر گیا کہ وہ میرے زیر علاج نشتر ہسپتال میں داخل ہوئے۔ مرض دن بدن شدت اختیار کرتا گیا' حتیٰ کہ بے ہوشی کے دورے شروع ہو گئے جو کہ ہمارے علم کے مطابق بہت خطرناک نشانی ہے' چنانچہ میں نے نشتر کے تمام اطباء کا طبی بورڈ بلوایا کہ پروفیسر صاحب کے علاج کے متعلق سوچ و بچار کیا جاوے' طبی بورڈ نے اس کو لاعلاج بتایا اور یہ خبر کسی ذریعہ سے ہمارے مریض پروفیسر تک پہنچ گئی وہ خود بھی جانتا تھا کہ یہ یرقان لاعلاج ہے۔ طبی بورڈ کے بعد انہوں نے اونچا اونچا رونا شروع کر دیا کہ ان کا آخری وقت آ گیا ہے' تین بجے دوپہر مجھے بذریعہ ٹیلیفون گھر اطلاع دی گئی کہ پروفیسر صاحب بہت رو رہے ہیں' میں بھاگا ہوا ان کے پاس گیا کیونکہ پروفیسر صاحب حافظ قرآن تھے اور بہت ہی اچھی قرأت کرتے تھے' اس لئے میں نے ان کے ساتھ کافی وقت بیٹھ کر ان کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین کے واقعات بتائے اور سورۂ یٰسین کے فضائل بیان کئے اور ایسے ایسے مریضوں کا حال بتایا جو کہ تلاوت و ذکر سے شفایاب ہو چکے تھے' حالانکہ ہمارے علم کے مطابق ان کے مرض کا کوئی علاج نہیں تھا۔ میری ان سے گفتگو کا بہت اثر ہوا۔ چنانچہ پروفیسر صاحب نے سورۂ یٰسین پڑھنا شروع کی۔ تمام ڈاکٹرز' نرسیں مریض کی خوش الحانی پر حیرت زدہ تھے چنانچہ پروفیسر صاحب سات دن تک متواتر اللہ کے کلام کو پڑھتے رہے اور خاص کر یٰسین شریف کو' ہسپتال کی نرسوں نے مجھے بتایا کہ پروفیسر صاحب نیند میں بھی سورۂ یٰسین پڑھتے رہتے ہیں' سات دن کے اندر اندر یرقان کا مرض کم ہونا شروع ہو گیا اور مرض جو طبی بورڈ نے لاعلاج بتایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات نے اپنے خاص لطف و کرم سے ٹھیک کر دیا۔ پروفیسر صاحب کو سورۂ یٰسین کی تلاوت اور فضائل کا اتنا یقین ہو گیا کہ انہوں نے سنت کے مطابق پوری داڑھی رکھ لی اور نماز کی پابندی شروع کر دی' جو اللہ کے فضل سے اب تک بھی ہے۔ یہ سب اللہ کے کلام اور خاص کر سورۂ یٰسین کی برکت ہے۔

ہوائی سفر کا واقعہ

چند سال قبل میں کراچی میں میٹنگ کے لئے فوکر طیارے کے ذریعے ملتان سے روانہ ہوا' راستہ میں ایک خطرناک طوفان (آندھی) نے ہمارے فوکر ہوائی جہاز کو پاکستان سے اڑا کر ہندوستان کی حدود میں داخل کر دیا۔ ہوائی جہاز ہچکولے کھا رہا تھا اور گرنے کا خطرہ تھا۔ ہندوستان سے ہمارے جہاز کے کپتان کو دھمکی ملی کہ وہ وہاں سے چلا جائے ورنہ جہاز کو گرا دیا جائے گا' تمام مسافر پریشان تھے' میں نے سورۂ یٰسین پڑھنا شروع کی' کچھ وقت کے بعد ہم نے دیکھا کہ جہاز کے ہچکولے بند ہو گئے اور ہم سب واپس ملتان کے ہوائی اڈے پر آ گئے۔ تمام مسافروں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ ہماری جان محفوظ رہی۔

ایک بہت ہی خطرناک سفر

کئی سال قبل میں پہاڑوں پر ایک تبلیغی جماعت کے ساتھ سفر کر رہا تھا' راستہ میں ہماری گاڑی کا پٹرول ختم ہو گیا' جماعت روزہ سے تھی' افطار کا وقت قریب تھا مگر کھانے پینے کا سامان کچھ بھی ساتھ نہ تھا' ادھر جنگل کا اندھیرا ڈرا رہا تھا' سب ساتھی گھبرا گئے کہ جنگل اور پہاڑوں کے سوا کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا' ہماری جماعت کے امیر نے سورۂ یٰسین پڑھنے کی تلقین کی' چنانچہ ہم سب نے سورۂ یٰسین پڑھنا شروع کی' ابھی تھوڑا وقت گزرا تھا کہ ایک خالی گاڑی آ کر ہمارے قریب رک گئی اور ہمیں سوار ہونے کے لئے کہا' ہم سب حیران تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس جنگل و بیابان میں ہمارے لئے آسانی فرما دی۔ گاڑی کے ڈرائیور سے پوچھا تو اس نے بھی عجیب بات بتائی کہ وہ کسی اور طرف جا رہا تھا مگر راستہ بھول کر اس طرف آ گیا' چنانچہ ساری جماعت بخیریت افطاری کے وقت اپنے مقام پر پہنچ گئی۔

ایک اور ہوائی سفر کا واقعہ

چند ماہ قبل میں کراچی سے ملتان بذریعہ ہوائی جہاز آ رہا تھا' جب ہمارا جہاز سکھر کے قریب پہنچا تو ملتان میں شدید آندھی آ گئی' جہاز کے کپتان نے تمام مسافروں کو اطلاع کر دی کہ آندھی کی وجہ سے ملتان اترنا ناممکن ہے' اس لئے ہوائی جہاز سیدھا لاہور جائے گا اور ملتان کے مسافروں کو دوسرے دن دوپہر کے وقت ملتان پہنچایا جائے گا' میں نے اسی وقت یقین کے ساتھ سورۂ یٰسین پڑھنا شروع کر دی اور یہ نیت کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھا ملتان لے جائے۔ دس منٹ کے بعد اعلان ہوا کہ ملتان کا موسم ٹھیک ہو گیا ہے' اس لئے ہوائی جہاز سیدھا لاہور جانے کی

بجائے ملتان اترے گا' چنانچہ ہم سب اپنے پروگرام کے مطابق ملتان پہنچ گئے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے واقعات

۱۹۵۲ء میں' میں ایم بی بی ایس میں پڑھ رہا تھا' ملتان کے مشہور باغ، عام خاص باغ میں شاہ صاحب مرحوم کی تقریر تھی' چنانچہ میرے والد صاحب مرحوم مجھے ساتھ لے گئے' شاہ صاحبؒ نے عشاء کی نماز کے بعد اپنی تقریر شروع کی جو کہ فجر کی نماز کی اذانوں تک جاری رہی اور کوئی بھی تھکان محسوس نہ ہوئی۔ رات کو ایک بجے لوگوں نے سونا شروع کر دیا تو شاہ صاحبؒ نے سورۂ یٰسین کی تلاوت شروع کی جس کا اثر اتنا ہوا کہ سارا مجمع جاگ اٹھا اور لوگ رو رہے تھے۔ سارے مجمع کے اوپر سفید رنگ کا بادل آ گیا جس میں سفید سفید روشنیاں تھیں' یہ بادل تقریباً تمام لوگوں نے دیکھا اور شاہ صاحب نے ایک گھنٹہ کے بعد سورۂ یٰسین مکمل کی تو یہ بادل یکدم غائب ہو گئے' شاہ صاحب نے خود بتایا کہ اللہ کے کلام کو سننے کے لئے فرشتے آئے ہوئے تھے۔

میرے والد مرحوم نے کئی مرتبہ ذکر فرمایا کہ پاکستان بننے سے پہلے ہندوؤں نے شدھی کی تحریک شروع کی۔ راجپور شہر کے تقریباً سات مسلمان خاندان ہندو ہو گئے' سر پر چوٹیاں رکھ لیں اور مندروں میں جانا شروع کر دیا' اس سے مسلمان آبادی بہت پریشان ہوئی' سب اکٹھے ہوئے کہ کیا کرنا چاہئے؟ مشورہ یہ ہوا کہ عطاء اللہ شاہ صاحب کو بلایا جائے' چنانچہ میرے والد مرحوم شاہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کو راجپور لے آئے' تمام شہر اکٹھا تھا' شاہ صاحب نے صرف سورۂ یٰسین تلاوت فرمائی جو گھنٹہ سے زیادہ جاری رہی' اس تلاوت کا اثر یہ ہوا کہ جو مسلمان مرتد ہو گئے تھے وہ دوبارہ مسلمان ہوئے اور کافی سارے ہندو مسلمان ہو گئے۔ ہندوؤں پر مسلمانوں کا رعب چھا گیا اور شدھی کی تحریک ماند پڑ گئی' دو سال بعد ہندوؤں نے پھر شدھی کی تحریک شروع کی تو مسلمانوں نے شاہ صاحبؒ کو بلوانے کا پروگرام بنایا جس کا سن کر ہندو ٹھنڈے پڑ گئے۔

دو قبائل میں جنگ بندی

کافی عرصہ ہوا ایک جماعت کے ساتھ بنگرام سے آگے گجبوری پہاڑ پر ہماری تشکیل ہوئی۔ یہ پہاڑ بہت بڑا ہے جس کی مختلف بلندیوں پر پانچ شہر آباد ہیں اور ہر شہر کی علیحدہ مسجد اور امام ہے۔ جب ہم اس پہاڑ کے قریب پہنچے تو سب سے پہلے پولیس چوکی تھی۔ پولیس والوں نے ہمارا استقبال کیا اور بتایا کہ یہاں دو قبائل میں سترہ دن سے جنگ ہے' درجنوں آدمی مر چکے ہیں اور لاکھوں روپے کا اسلحہ ضائع ہو چکا ہے' کیونکہ پٹھان جماعت کی قدر کرتے ہیں' اس لئے پولیس والے خوش تھے کہ اب صلح ممکن ہے' ہمارے لئے یہ خبر پریشان کن تھی' خیر اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کر کے نیچے والی مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں کے لوگوں نے بتایا کہ اس پہاڑ گجبوری پر پانی کی قلت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا کہ پہاڑ کی چوٹی سے ایک چشمہ جاری ہو گیا' جس کے پانی پر اوپر والی بستی کے لوگوں نے قبضہ کر لیا اور نیچے والوں کو پانی دینے سے انکار کر دیا' چنانچہ لڑائی شروع ہوئی جس کا حال پہلے لکھا جا چکا ہے' جب ہم نیچے والی مسجد میں داخل ہوئے لوگوں نے جماعت سے کہا کہ اوپر والے لوگ یزیدی ہیں ان کے لئے بددعا کریں' ہماری جماعت کے امیر صاحب نے کہا کہ ہم تو دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ میں صلح کرا دے۔ رمضان المبارک کا مہینہ تھا' عشاء کے بعد فائرنگ شروع ہو گئی' بازار بند ہو گئے' ہماری جماعت مسجد کے اندر ساری رات بند رہی' دوسرے دن صلح کرانے کے لئے ایس پی' ڈپٹی کمشنر ہماری جماعت کے امیر اور مجھے لے گئے کہ دونوں قبائل میں صلح کرادی جائے' ہم نے سارا دن دونوں فریقوں کے بڑوں کی منت سماجت کی مگر کچھ نہ بنا' افسران نے ان کو دھمکیاں دیں' چنانچہ مجلس بغیر نتیجہ برخاست ہو گئی' بازار بند تھے' فائرنگ پھر شروع ہو گئی اور ہماری جماعت نے مسجد کے اندر پناہ لی' دو آدمیوں کی لاشوں کو ہم پڑا ہوا دیکھ رہے تھے' ساری جماعت روزہ کے ساتھ تھی' مغرب کی نماز بغیر کچھ کھائے پیئے ادا کی' کیونکہ کھانے پینے کے لئے کچھ نہیں تھا' بازار بند تھے اور دونوں طرف سے فائرنگ ہو رہی تھی۔ عشاء کی نماز اسی طرح پڑھی' آخر ساری جماعت نے مشورہ کیا' یہ طے پایا کہ سورۂ یٰسین پڑھ کر دعا کی جائے' رات کے گیارہ بجے سورۂ یٰسین کا ختم مکمل ہوا' خوب گڑگڑا کر دعا کی کہ باری تعالیٰ دونوں قبائل میں صلح کرا دے' جب دعا ختم کی تو فائرنگ ختم ہو گئی۔ بازار کھل گئے اور مسجد نمازیوں سے پر ہو گئی' وہاں کے لوگوں نے بتایا کہ اب ہماری صلح ہو گئی ہے' پھر فائرنگ نہیں ہوئی' ہماری جماعت نے سکون کے ساتھ پانچوں شہروں میں کام کیا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے کلام کی برکت سے ہوا' جہاں ڈپٹی کمشنر' ایس پی وغیرہ ناکام رہے' وہاں اللہ کے کلام نے کام کیا۔

اپنے بچوں کی شادی پر سورۂ یٰسین کا عمل کرنا

میں نے اپنے تین بچوں کی شادیاں کیں' کھانا کھلانے کے دوران سورۂ یٰسین کے عمل کو کبھی نہیں بھولا اور اللہ کے فضل سے کھانا بھی کم نہیں پڑا' بلکہ بہت سارا بچ گیا' میرے ایک دوست نے بھی اپنے دو بچوں کی شادی کی تو میں نے سورۂ یٰسین کے فضائل سنائے تو انہوں نے بھی یہ عمل کیا اور کھانا سینکڑوں ساتھیوں نے پیٹ بھر کر کھایا اور کافی سارا بچ گیا۔

بچہ پیدا ہونے میں دشواری
اور سورۂ یٰسین کے عمل کا اثر

مولانا محمد اسلم مرحوم نشتر کالج کی جامع مسجد

کے خطیب تھے' ایک دن میں ان کی زیارت کے لئے ان کے گھر گیا تو وہاں ایک غریب آدمی بیٹھا رو رہا تھا اور مولانا صاحب کو بتا رہا تھا کہ اس کی بیوی دو دن سے لیبر روم میں داخل ہے' بچہ ٹیڑھا ہونے کی وجہ سے پیدا نہیں ہو رہا۔ ڈاکٹروں نے بڑا آپریشن تجویز فرمایا اور دو خون کی بوتلیں اور ادویات لانے کے لئے کہا۔ ان دو دنوں میں اس کا کافی پیسہ خرچ ہو گیا تھا اور بہت پریشان تھا۔ مولانا مرحوم نے تھوڑا سا پانی گلاس میں لے کر سورۂ یٰسین میرے سامنے پڑھی' پانی کو دم کیا اور کہا کہ کسی طریقے سے مریضہ کو پلا دے' پانی پلانے کے تھوڑی دیر بعد بچے کی پیدائش قدرتی طریقے سے ہو گئی اور آپریشن کے تمام انتظامات دھرے کے دھرے رہ گئے' ڈاکٹر بہت پریشان تھے کہ یہ کیسے ہوا؟ دوسرے دن جب میں مولانا مرحوم کو دیکھنے کے لئے گیا تو وہی غریب آدمی مٹھائی لے کر آیا ہوا تھا اور اس نے سارا ماجرا سنایا۔

مولانا محمد اسلم مرحوم کے اس عمل نے میرے یقین کو پختہ کر دیا' چنانچہ چند سال قبل میری ایک عزیزہ وضع حمل کے لئے نشتر ہسپتال میں داخل ہوئی' لیڈی ڈاکٹر نے بتایا کہ بچہ الٹا ہے اور قریباً بارہ گھنٹے میں فارغ ہوں گے' میں سورۂ یٰسین پانی پر دم کر کے بی بی کو پلاتا رہا اور قریباً ایک گھنٹے میں میری عزیزہ فارغ ہو کر ہمارے گھر بھی آ گئی۔ چند گھنٹے مریضہ کے داخلہ کے بعد لیڈی ڈاکٹر نے ٹیلی فون کیا اور میری عزیزہ کے بارے میں پوچھا تو نرس نے بتایا کہ وہ تو فارغ ہو کر گھر واپس چلی گئی ہے' لیڈی ڈاکٹر کو حیرانگی ہوئی' ٹیلیفون پر مجھ سے رابطہ قائم کیا تو میں نے سورۂ یٰسین کی برکات کا ذکر کیا مگر وہ بی بی پریشان رہی' چند ماہ بعد میری اور عزیزہ کا وضع حمل کا مسئلہ درپیش آیا۔ ڈاکٹر صاحب نے تو کئی گھنٹے کا پروگرام بتایا مگر سورۂ یٰسین کی برکت سے نصف گھنٹہ میں بخیریت فارغ ہو گئے۔

سورۂ یٰسین کے چند فضائل لکھے ہیں اور اپنے تجربہ کی باتیں ذکر کی ہیں مگر کیونکہ ہم نے جان' مال وقت کی قربانی نہیں کی' اس لئے ہمارا یقین کمزور ہے' جب ہم ان تینوں چیزوں کی قربانی کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کو مضبوط بنائے گا۔ یہ دین کی محنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے ہم سب نے کرنی ہے جس سے ہمارا اللہ کی ذات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی طریقوں پر کامیابی کا یقین بنے گا' لہٰذا دین کی محنت خود بھی کرنی ہے اور دوسروں کو بھی اس کی دعوت دینی ہے۔ ☆☆

قیامت کے دن صلہ رحمی کی رانیں ہرن کی رانوں کی طرح ہوں گی

مسند احمد میں ہے کہ صلہ رحمی قیامت کے دن رکھی جائے گی، اس کی رانیں ہوں گی مثل ہرن کی رانوں کے، وہ بہت صاف اور تیز زبان سے بولے گی، پس وہ (رحمت سے) کاٹ دیا جائے گا جو اسے کاٹتا تھا اور وہ ملایا جائے گا جو اسے ملاتا تھا۔

صلہ رحمی کے معنی ہیں: قرابت داروں کے ساتھ بات چیت میں، کام کاج میں سلوک واحسان کرنا اور ان کی مالی مشکلات میں ان کے کام آنا۔ اس بارے میں بہت سے احادیث مروی ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو پیدا کر چکا تو رحم (رشتہ داری) کھڑی ہوئی اور رحمٰن سے چمٹ گئی اس سے پوچھا گیا کیا بات ہے؟ اس نے کہا: یہ مقام ہے ٹوٹنے سے تیری پناہ میں آنے کا۔ اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا: کیا تو اس سے راضی نہیں کہ تیرے ملانے والے کو میں (اپنی رحمت سے) ملاؤں اور تیرے کاٹنے والے کو میں (اپنے رحمت سے) کاٹ دوں؟ اس نے کہ: ہاں! اس پر میں بہت خوش ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کشادہ روزی اور عمر دراز چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم (رشتہ داری) عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہے اور کہتی ہے کہ جو صلہ رحمی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے ملائیں گے اور جو قطع رحمی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے کاٹیں گے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرد نے کہا: یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں، ان کے ساتھ میں صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ قطع رحمی کا معاملہ کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ احسان کرتا ہوں، وہ میرے ساتھ برا برتاؤ کرتے ہیں، میں ان کی غلطیوں کو نظر انداز کرتا ہوں وہ میرے ساتھ جاہلانہ برتاؤ کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو ایسا ہی ہے جیسا تو کہہ رہا ہے تو گویا تو ان کے منہ پر گرم راکھ ڈال رہا ہے (یعنی تو ان کو ذلیل ورسوا کر رہا ہے) اور جب تک تیری یہی حالت رہے گی، تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار (فرشتہ) رہے گا۔ (مسلم)

مرسلہ: ابوعمیرہ خان

عہد رسالت میں جھوٹے مدعی نبوت کا انجام

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

اسود عنسی کے تعارف سے پہلے تمہید کے طور پر چند تاریخی معلومات ضروری ہیں۔ یمن زمانہ قدیم سے ''حمیر'' قوم کا ملک تھا، اس قوم کے بادشاہوں کو تبابع (تبع کی جمع) کہا جاتا تھا، واقعہ یہ ہے کہ ملک حبشہ (ایتھوپیا) کے بادشاہ نے اپنے لشکر کے دو بہترین سالاروں کو یمن پر قبضہ کرنے کی غرض سے بھیجا، یہ دونوں سالار تاریخ کے مشہور کردار ''ابرہہ الاشرم'' اور ''اریاط'' تھے، ان سالاروں نے بزور شمشیر قبیلہ حمیر سے یمن حاصل کیا، چنانچہ یمن کو حبشہ میں شامل کرلیا گیا اور شاہ حبشہ پورے خطے کا حکمران بن گیا، یمن کی کرسی اقتدار کی خاطر دونوں سالاروں یعنی ابرہہ اور اریاط کے درمیان اختلاف پیدا ہوگیا، نتیجتاً اریاط قتل کردیا گیا اور شاہ حبشہ نے ابرہہ کو یمن کا گورنر بنادیا۔ ابرہہ نے یمن کے مرکزی شہر صنعاء میں نہایت عظیم الشان کنیسہ تعمیر کروایا۔ (مولانا محمد میاں'' کے الفاظ میں... یہ ایک عالی شان کلیسا تھا، جس کی دیواریں سنگ مرمر اور سنگ رخامہ جیسے قیمتی پتھروں سے بنائی گئی تھی، ان پر سونے کا کام کیا گیا تھا اور جگہ جگہ یاقوت اور ہیرے جڑے ہوئے تھے)۔

(ابن سعد/۱/۵۵)

تب ابرہہ نے عربوں کو ہدایت کی کہ وہ خانہ کعبہ کے بجائے اس کلیسا کو اپنا معبد بنائیں اور اسی کا طواف کیا کریں، مگر جب عربوں نے اس کا یہ جواب دیا کہ عرب کے وہی پانڈے جو ''لوند'' کا مہینہ (نسئی) مقرر کیا کرتے تھے ان میں سے ایک نے رات کو اس کلیسا میں قیام کرکے کلیسا کے پاک اور مقدس حصہ کو گندگی سے ملوث کیا اور فرار ہوکر مکہ چلا آیا تو ابرہہ اور اس کے سرپرستوں کی توقعات ختم ہوگئیں کہ عرب ان کی مذہبی رہنمائی قبول کرسکتے ہیں... ابرہہ نے یہ طے کرلیا کہ وہ خانہ کعبہ کو منہدم کردے۔

ابرہہ نے بڑی فوج تیار کی، تیرہ ہاتھی ساتھ لئے جن سے عمارتوں کے توڑنے کا کام لیا جاتا تھا، جس میں سب سے ممتاز ہاتھی کو ''محمود'' کہا جاتا تھا... چنانچہ ابرہہ کعبے کی طرف روانہ ہوا، قصہ مختصر کہ ابرہہ رسوائی کے بعد انتہائی برے حال اور بڑی ناکامی کے ساتھ گویا بے نیل و مرام واپس لوٹ گیا، راستے میں اس کے اعضاء مسلسل گرتے رہے اور (جذام کے مریضوں کی طرح) پور پور کرکے اس کا جسم گل سڑ گیا، جب یہ صنعاء پہنچا تو اس کا سینہ پھٹ گیا اور وہ مرگیا۔

ابرہہ کے بعد اس کا بیٹا ''یلسیوم'' تخت نشین ہوا، یلسیوم کا عہد حکومت مکمل ہوا تو ''مسروق بن ابرہہ'' یمن کا بادشاہ بنا، اسی دوران ''سیف بن ذی یزن الحمیری'' نے علم بغاوت بلند کیا، ذی یزن حمیری قیصر روم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ شاہ حبشہ کے خلاف وہ اس کی مدد کرے، لیکن قیصر روم نے مدد دینے سے انکار کردیا، اس انکار کی وجہ یہ تھی کہ قیصر روم اور حبشی حکمرانوں کے درمیان نصرانیت کا رشتہ تھا، چنانچہ روم سے مایوس ہوکر الحمیری اس وقت کی دوسری سپر پاور ایران پہنچ گیا اور شاہ ایران سے حبشیوں کے خلاف مدد طلب کی، شاہ ایران یعنی کسریٰ راضی ہوگیا اور اس نے ذی یزن الحمیری کے ساتھ ایک لشکر جرار روانہ کردیا، اس لشکر کا سپہ سالار ''وھرز'' تھا، کسریٰ کے لشکر نے یمن پر چڑھائی کی اور یمن حبشیوں سے واپس لے کر ذی یزن حمیری کے حوالے کردیا، مسروق بن ابرہہ کو شکست ہوئی اور اسے قتل کردیا گیا، صنعاء میں حمیری نے اپنی حکومت کا اعلان کیا اور کہا کہ اس نے اپنے آباؤ اجداد کا تخت واپس حاصل کرلیا ہے، دور دراز سے عرب امرأ اور قبائل آئے اور حمیری کو مبارکباد پیش کی، اب حمیری شاہ ایران یعنی کسریٰ کا ممنون احسان تھا، چنانچہ حمیری کے خاندان کو ابنائے فارس کہا جانے لگا۔

یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور ابتدائی مشکلات کے بعد جب ہجرت کرکے مدینہ میں سکونت اختیار فرمائی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اطراف و اکناف کے تمام بادشاہوں کو ایسے مراسلے روانہ فرمائے جن میں لا الہ الا اللہ کی دعوت تھی۔ تو منجملہ دیگر حکمرانوں کے کسریٰ کو بھی مراسلہ بھیجا۔

جب کسریٰ کو مکتوب مبارک پہنچا تو اس نے

پوچھا: "یہ کیسا خط ہے"

کسریٰ کے مشیروں نے اسے بتایا کہ: "یہ خط جزیرۃ العرب کے ایک شخص کی طرف سے آیا ہے جو دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔" اور پھر جب خط کھولا گیا تو کسریٰ کو معلوم ہوا کہ خط کا آغاز کسریٰ کے نام کے بجائے... ایک اور نام سے کیا گیا تھا اور وہ نام تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... الفاظ یہ تھے:

"محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے شاہ ایران کسریٰ کے نام۔"

کسریٰ (جس کا نام خسرو پرویز تھا اور جو ۵۹۰ء تا ۶۲۸ء تک ایران کا شہنشاہ رہا) یہ مکتوب دیکھ کر غضبناک ہوا اور اس نے مکتوب مبارک لے کر اسے پڑھے بغیر ہی ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور یمن میں موجود اپنے نمائندے "باذام" کو لکھا:

"تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو اپنی طرف سے دو سالار اس شخص کے پاس بھیجو جو جزیرۃ العرب میں ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی ہے اور اس کو (العیاذ باللہ) پابند سلاسل میرے پاس بھیجو۔"

جب باذام کے پاس خط پہنچا تو اس نے اپنے دو جہاندیدہ سالار مدینہ منورہ بھیجے اور انہیں ہدایت کی کہ تم... ان شخص کے پاس جاؤ اور غور کرو کہ وہ کیا ہے؟ اگر وہ (العیاذ باللہ) جھوٹا ہے تو اسے گرفتار کرکے کسریٰ کے پاس لے جاؤ اور اگر ایسا نہیں ہے تو میرے پاس آؤ اور مجھے بتاؤ کہ اصل حقیقت کیا ہے تاکہ میں اس کے معاملے پر غور کروں۔

چنانچہ دونوں سالار مدینہ منورہ آئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح اور عمدہ پایا، انہوں نے رسول کریم کے معجزات دیکھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مہینہ گزارا اور پھر ایک روز انہوں نے اپنی بات کہہ دی، جس کے لئے وہ آئے تھے اور پھر جب انہوں نے اپنی بات کا جواب چاہا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ جاؤ اپنے امیر باذام کے پاس اور اسے کہو کہ آج رات میرے آقا (اللہ تعالیٰ) نے اس کے آقا (کسریٰ) کو قتل کردیا۔"

ان دونوں سالاروں نے اپنے پاس تاریخ نوٹ کرلی اور پھر تیزی کے ساتھ یمن واپس لوٹے اور جب انہوں نے باذام کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام سنایا تو باذام نے کہا:

"اس تاریخ کو یاد رکھو! اگر واقعی ایسا ہے کہ جیسے ان شخص نے فرمایا تو یقیناً وہ اللہ کے نبی ہیں۔"

کچھ ہی دن بعد باذام کے پاس کسریٰ کا خط آیا کہ خسرو پرویز فلاں فلاں رات اپنے بیٹوں کے ہاتھوں قتل ہوگیا اور اب اس کا بیٹا "یزدجرد" تخت نشین ہے، یزدجرد نے باذام کو حکم دیا کہ میرے لئے اہل عرب سے بیعت لو! اور اس شخص سے بھی رجوع کرو جو مدینہ میں ہے، ان کی توہین نہ کرنا ان کی عزت کرنا۔

ان واقعات کی بدولت باذام اور اس کے اہل خانہ کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہوگئی، باذام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسلام قبول کرنے کی اطلاع بھیجی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے یمن کی نیابت باذام کو بخش دی، باذام اپنی بقیہ تمام عمر مسلمان رہے اور ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے "شہر بن باذام" صنعاء اور بعض اردگرد کی ریاستوں پر حکمران مقرر ہوئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ۱۰ ہجری میں یمن کی جانب بھیجا، بعد ازاں حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بھی روانہ فرمایا اور یمن کی نیابت جماعت صحابہ کرامؓ میں تقسیم کردی، حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کو دو شہروں یمن اور حضر موت کے لئے معلم بنا کر بھیجا، الغرض معاملات اسی نہج پر چل رہے تھے کہ یکا یک

شہید کو چھ انعامات ملتے ہیں

مسند احمد کی حدیث میں ہے کہ شہید کو چھ انعامات حاصل ہوتے ہیں:

۱:......اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اس کے کل گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

۲:......اسے اس کا جنت میں مکان دکھلا دیا جاتا ہے۔

۳:......اور نہایت خوبصورت بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے اس کا نکاح کرادیا جاتا ہے۔

۴:......وہ بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہتا ہے۔

۵:......وہ عذاب قبر سے بچالیا جاتا ہے۔

۶:......اسے ایمان کے زیور سے آراستہ کردیا جاتا ہے۔

ایک اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے، جس میں کا ایک یاقوت تمام دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے گراں بہا ہے۔ اسے (۷۲) حورعین ملتی ہیں اور اپنے خاندان کے ستر (۷۰) شخصوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ میں بھی ہے۔ صحیح مسلم میں ہے سوائے فرض کے شہیدوں کے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ شہیدوں کے فضائل کی احادیث اور بھی بہت ہیں۔

"اسود عنسی" کا فتنہ اٹھ کھڑا ہوا۔

اسود عنسی کا پورا نام "عبہلہ بن کعب بن غوث" تھا، اس شخص نے دعوائے نبوت کیا اور سات سو جنگجو سپاہیوں کی فوج لے کر مسلمان نائبین کے خلاف بغاوت کردی، اسود عنسی، کہف حنان کا رہنے والا تھا، اس نے مسلمان نائبین کو خطوط لکھے، جن کی عبارت یہ تھی:

"اے سرکشو! ہماری زمین پر تم نے قبضہ کر رکھا ہے، ہماری زمینیں ہمیں واپس کردو اور جو مال و اسباب تم نے یہاں سے لیا ہے وہ بھی لوٹا دو!"

اس کے بعد اسود عنسی اپنے سپاہیوں سمیت نجران کی طرف بڑھا، نجران پر حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ حکمران تھے، اسود عنسی نے نجران پر ایک شدید حملہ کیا اور اپنے ظہور کی دسویں رات نجران پر قابض ہوگیا، نجران کے بعد اسود عنسی نے یمن کے دارالحکومت صنعاء کا رخ کیا، یہاں ابناء (ابناء فارس) کے شہزادے "شہر بن باذام رضی اللہ عنہ" کی حکومت تھی، دونوں فوجوں میں سخت جنگ ہوئی، یہاں تک کہ اسود عنسی غالب آ گیا، اس نے شہر بن باذام کو شہید کردیا اور ابناء کی فوج کو توڑ دیا، اپنے ظہور کے پچیسویں دن اسود عنسی صنعاء پر قبضہ مکمل کرچکا تھا، اس جنگ کے اختتام پر حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ صنعاء سے نکلنے میں کامیاب ہوگئے، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بھی ساتھ لیا، یہ دونوں حضرات "حضر موت" چلے گئے، جلد ہی پورا یمن اسود عنسی کے قبضے میں آ گیا، اسود عنسی کی حکومت چنگاری کی طرح اٹھی اور شعلہ آتش کی طرح یمن میں چاروں طرف پھیل گئی، اسود نے بہت سے یمنی سرداروں کو بطور حکام مختلف عہدوں پر مقرر کیا، ان میں قیس بن عبدیغوث، معاویہ بن قیس، یزید بن محرم اور یزید بن الافکل الازدی کے نام مشہور ہیں۔ الغرض اسود کی حکومت مضبوط ہوگئی اور اس کے حکم میں شدت آ گئی، اہلِ ایمن میں سے بہت سے نومسلم مرتد ہوگئے اور جو سچے دل سے مسلمان تھے انہوں نے توریہ اختیار کرلیا۔

اسود عنسی کی فوج کا سپہ سالار قیس بن عبدیغوث تھا، ابناء کے خاندان کا ایک نوجوان فیروز دیلمی بھی توریہ کرنے والے مسلمانوں میں سے ایک تھا، اسود عنسی نے ابنائے فارس کے معاملات فیروز دیلمی اور "داذویہ" کے سپرد کئے، اسود عنسی نے سابق حکمران شہر بن باذام کو شہید کرنے کے بعد اس کی حسین و جمیل بیوہ، "آزاد" کے ساتھ زبردستی شادی کرلی، یہ خاتون مسلمان تھیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سچے دل سے جان نثار کرتی تھیں، فیروز دیلمی جواب اسود عنسی کا نائب بن چکا تھا، ان خاتون کا چچازاد بھائی تھا۔

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اسود عنسی کی بابت خبر پہنچی تو آپؐ نے ایک شخص... "وبر بن یحنس دیلمی" کے ہاتھ ایک مکتوب مبارک روانہ فرمایا، جس میں اسود عنسی سے جنگ اور اس کو قتل کرنے کا حکم تھا۔ (نوٹ: دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹے مدعی نبوت کے قتل کا حکم خود فرما رہے ہیں) حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس جب یہ خط پہنچا تو آپ دل و جان سے اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے مصروف ہوگئے۔ حضرت معاذؓ نے یہ مکتوب رسالت سرکردہ لوگوں کو دکھایا اور ایک اہم اجلاس طلب کیا، اس اجلاس میں اسود عنسی کے سپہ سالار قیس بن عبدیغوث کو بھی دعوت دی گئی۔

فیروز دیلمی اور داذویہ پہلے ہی سے ابناء کے رشتہ دار تھے، چنانچہ جونہی انہیں امید کی کرن نظر آئی تو وہ بھی قیس بن عبدیغوث اور دیگر مسلمانوں کے منصوبے میں شامل ہوگئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامبر وبر بن یحنس نے قیس کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ ایسے لوگ ہیں گویا آسمان سے نازل ہوئے ہیں، قیس پوری طرح سے ان لوگوں کے ساتھ شامل ہوگیا اور جلد ہی اجلاس کے سب ارکان نے اس بات پر اتفاق کرلیا کہ خفیہ طور پر اسود عنسی کو قتل کردیا جائے۔ (جاری ہے)

یہ بتا کہ تجھ سے ملوں کہاں؟

تیری عظمتوں سے ہوں بے خبر
یہ میری نظر کا قصور ہے
تیری راہ گزر میں قدم قدم
کہیں عرش ہے کہیں طور ہے
یہ بجا ہے مالکِ بندگی
میری بندگی میں قصور ہے
یہ خطا ہے میری خطا مگر
تیرا نام بھی تو غفور ہے
یہ بتا کہ تجھ سے ملوں کہاں؟
مجھے تجھ سے ملنا ضرور ہے
کہیں دل کی شرط نہ ڈالنا
ابھی دل نگاہوں سے دور ہے

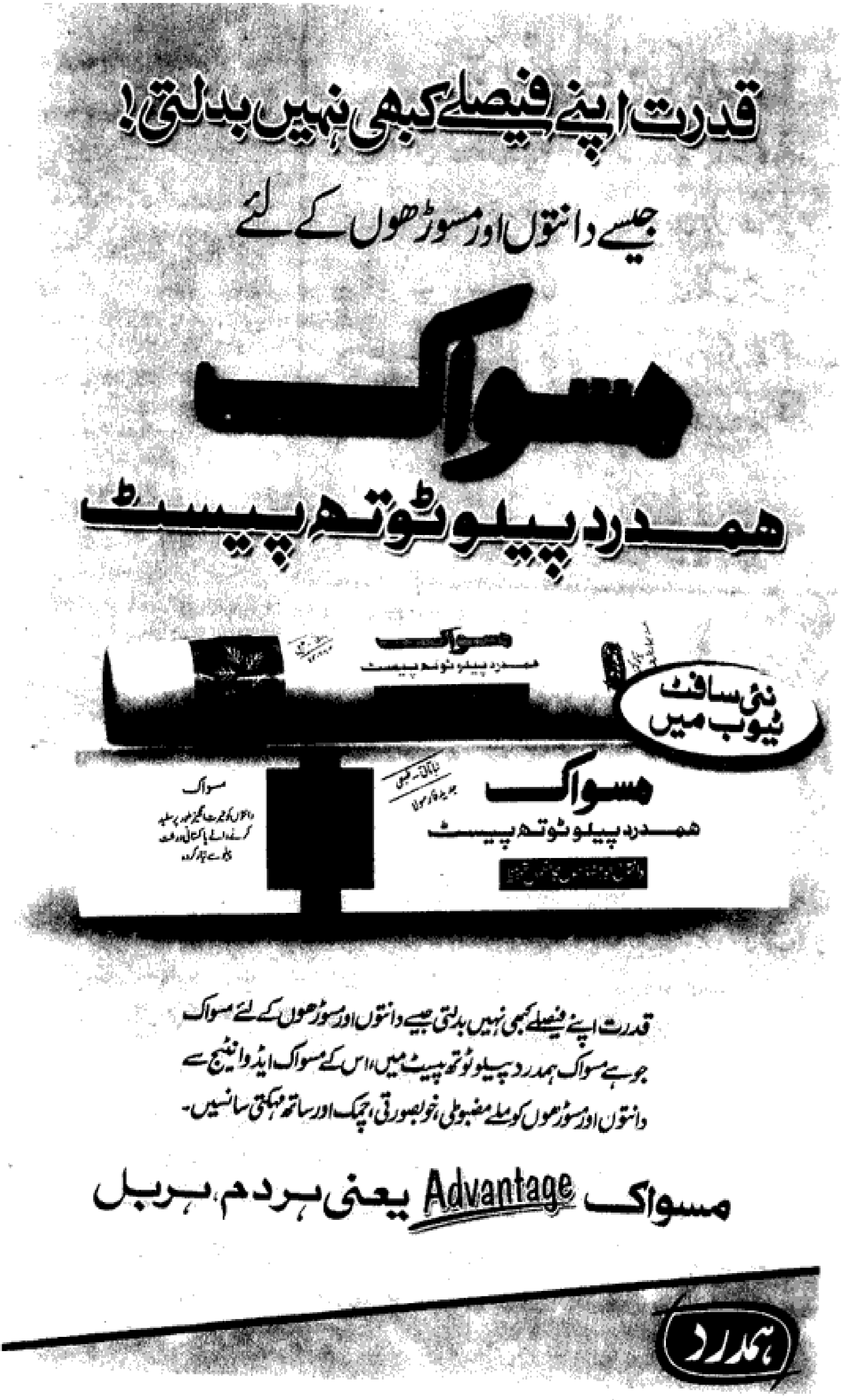
قدرت اپنے فیصلے کبھی نہیں بدلتی!
جیسے دانتوں اور مسوڑھوں کے لئے
مسواک
ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ
نئی سافٹ ٹیوب میں
مسواک
ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ
قدرت اپنے فیصلے کبھی نہیں بدلتی جیسے دانتوں اور مسوڑھوں کے لئے مسواک
جو ہے مسواک ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ میں، اس کے مسواک ایڈوانٹیج سے
دانتوں اور مسوڑھوں کو ملے مضبوطی، خوبصورتی، چمک اور ساتھ مہکتی سانسیں۔
مسواک Advantage یعنی ہر دم، ہر پل
ہمدرد

مولانا سہیل ممتاز

فتنہ قادیانیت

اور علامہ کشمیریؒ کا سوزِ دروں

ہمارے اکابر اور اسلاف روزِ اول سے یہی کہتے آئے ہیں کہ عیسائیوں اور یہودیوں کی جانب سے مسلمانوں کے درمیان جو فتنے پھیلائے گئے ان میں سب سے اہم فتنہ قادیانیت کا تھا، اس فتنہ نے سیاسی، علمی اور اعتقادی طور پر بڑا خلفشار پیدا کیا، مگر باری تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ اکابر علمائے کرام نے ان فتنوں کا بھرپور تعاقب کیا، اس فتنہ کو کفر کی صف میں کھڑا کردیا، مرزائیت یا قادیانیت صرف ملت اسلامیہ کے اندر ہی نہیں بلکہ تاریخ انسانیت میں ایک تہمت اور بہتان بن کر رہ گئی، اس سلسلے میں مناظرہ، تحریر و تقریر اور تصنیف و تالیف سمیت ہر رخ پر خدمات انجام دی گئیں اور آج بھی ان گنت اوراق اس معرکہ کے شاہد ہیں۔

الحمدللہ! اکابر دیوبند میں کوئی نہ کوئی ایسی شخصیت رہی ہے جو اپنے دور میں مرجع خلائق تھی، جس کے دل میں امت مسلمہ کے ایمان و عقائد کی حفاظت کا جذبہ موجزن ہوتا تھا، جسے علماء و مشائخ میں قطبیت کبریٰ کا مقام حاصل تھا، جس کا سینہ عشق رسالت کے نور سے منور تھا اور جس کے انفاس قدسیہ زندیقانِ قادیاں کے کفر و ارتداد کے لئے آتش سوزاں کا حکم رکھتے تھے، ان میں قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ اور ان کے خلیفہ ارشد حضرت قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی نور اللہ مرقدہ کی مساعی جمیلہ قابل ذکر ہیں، ان کے بعد یہ قیادت وسیادت شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن "دیوبندی کے حصے میں آئی، جن کا وجود انگریز اور انگریزی نبوت کے لئے سراپا بغاوت تھا، یوپی کے انگریز گورنر سر جیمس اسٹیفن کے بقول:

"اگر اس شخص کی بوٹی بوٹی بھی کردی جائے تو ہر بوٹی سے انگریزوں کے خلاف عداوت ٹپکے گی۔" (بیس بڑے مسلمان)

حضرت شیخ الہند قدس سرہ انگریز اور ذریت انگریز (قادیانیوں) دونوں سے ٹکرائے اور علم حق مسلسل تھامے رکھا، حضرت شیخ الہندؒ کے بعد آپؒ کے تلامذہ جو آسمان علم و فضل اور تقدس و تقویٰ کے مہر و ماہ تھے، نے قادیانی نبوت کا تعاقب کیا: مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ اور دیگر اکابر نے اس تحریک کا علم بلند کیا۔

اس دور کے امام و مقتدا حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ تھے فتنہ قادیانیت نے حضرت کشمیریؒ کو ماہیٔ بے آب کی طرح بے چین اور مضطرب کردیا تھا، حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ "نفحۃ العنبر فی ہدی الشیخ الانور" میں حضرت کشمیریؒ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں:

"جب یہ تاریک فتنہ پھیلا تو مصیبت عظمیٰ سے غم اور اضطراب کی ایک ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ کسی کروٹ چین نہ آتا تھا، رات کو نیند حرام ہوگئی، مجھے قلق تھا کہ قادیانی نبوت سے دین میں ایسا رخنہ واقع ہوجائے گا جس کو بند کرنا دشوار ہوگا، اسی قلق و اضطراب میں چھ مہینے گزر گئے تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں القاء کیا کہ عنقریب اس فتنہ کا شور و شغب ان شاء اللہ جاتا رہے گا۔ اور اس کی قوت و شوکت ٹوٹ جائے گی، چنانچہ ایک طویل عرصہ کے بعد میرا اضطراب رفع ہوا اور سکون قلب نصیب ہوا۔"

حضرت کشمیریؒ نے اس اضطراب و بے چینی کا اظہار بعض قصائد میں بھی کیا ہے، ایک طویل عربی قصیدہ میں جو "اکفار الملحدین" میں طبع ہوا ہے، آپ نے قادیانی فتنہ کی شدت و گہرائی کی طرف امت اسلامیہ کو متوجہ فرمایا ہے۔ اس قصیدہ کا زور بیان، قلق و اضطراب آج بھی امت اسلامیہ کا خون گرما دینے کی صلاحیت رکھتا ہے:

الا یا عباد اللہ قوموا وقوموا
خطوبا ألمت مالهن یدان

ترجمہ: "سنو! اے خدا کے بندو! کھڑے ہوجاؤ اور ان فتنوں کا مقابلہ کرو جو دین پر چھاگئے ہیں اور عام دسترس سے باہر ہیں۔"

وقد کاد ینقض الهدیٰ ومنارہ
وزحزح خیر ما لذاک تدان

ترجمہ: "اور قریب ہے کہ (ان فتنوں کے حملوں سے) قصر ہدایت اور اس کی روشنی کا منارہ منہدم ہوجائے اور

خیر (وصلاح) کی بنیادیں ہل جائیں، جس کا پھر کوئی تدارک بھی نہ ہو۔"

یسب رسول من اولی العزم فیکم
فکاد السما والارض تنفطران

ترجمہ:"ایک جلیل القدر نبی (عیسیٰ علیہ السلام) کو تمہارے سامنے گالیاں دی جارہی ہیں (اور تم ٹس سے مس نہیں ہوتے) قریب ہے کہ (قہر الٰہی سے آسمان وزمین پھٹ پڑیں۔"

وطھرہ من اھل کفر ولیہ
وابقی لنار بعض کفر امانی

ترجمہ:"حالانکہ اس نبی کے مولیٰ جل شانہ نے اس کو (دشمنوں اور منکروں کے اتہامات سے) پاک کردیا ہے اور صرف ہوا پرستوں کی آرزوؤں کا کفر، جہنم کیلئے چھوڑ دیا ہے (کہ وہ نبی اور مسیح موعود بننے کی ہوس کی بدولت جہنم رسید ہوں)۔"

وحارب قوم ربھم ونبیہ
فقوموا لنصر اللّٰہ اذا ھو دان

ترجمہ:"اور (تم میں کی ہی) ایک قوم (مرزائیوں) نے اپنے رب اور اس کے نبی سے جنگ چھیڑ رکھی ہے، پس (اے خدا پرستو!) تم اللہ کی مدد پر بھروسہ کرکے کھڑے ہوجاؤ کہ وہ اللہ کی مدد بہت قریب ہے (صرف تمہارے کھڑے ہونے کی دیر ہے)۔"

وقد عیل صبری فی انتھاک حدودہ
فھل ثم داع مجیب اذانی

ترجمہ:"حدود اللہ کی بے حرمتی ہوتے دیکھ کر صبر کا دامن میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا ہے، پس اے قوم! ہے (تم میں) کوئی حمایت دین کے لئے دعوت دینے والا یا میری دعوت پر لبیک کہنے والا؟۔"

واذ عز خطب جئت مستصرخا بکم
فھل ثم غوث یا لقوم یدانی

ترجمہ:"جب مصیبت انتہا کو پہنچ چکی تب میں تم سے مدد مانگنے آیا ہوں، پس اے میری قوم! ہے تم میں کوئی فریاد رس جو میرے قریب آئے (اور ساتھ دے)۔"

لعمری لقد نبھت من کان نائما
واسمعت من کانت لہ اذنان

ترجمہ:"قسم ہے زندگی کی! بخدا میں سوتے ہوؤں کو جگا رہا ہوں اور جن کے کان ہیں ان کو (یہ درد بھری داستان) سنا رہا ہوں۔"

ونادیت قوما فی فریضۃ ربھم
فھل من نصیر لی من اھل زمان

ترجمہ:"اور میں نے ایک (بے خبر) قوم کو ان کے رب کا (عائد کردہ) فرض یاد دلانے کے لئے پکارا ہے، پس کیا اس زمانہ کے لوگوں میں کوئی میرا مددگار ہے؟۔"

دعوا کل امر واستقیموا لمادھی
وقد عاد فرض العین عند عیان

ترجمہ:"ہر کام کو چھوڑ دو اور جو مصیبت کا پہاڑ ٹوٹا ہے اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہوجاؤ، اس لئے کہ اس فتنہ کا مقابلہ اہل بصیرت کے نزدیک فرض عین ہوگیا ہے۔"

الا فاستقیموا واستھموا لدینکم
فموت علیہ اکبر الحیوان

ترجمہ:"پس سن لو، اے مسلمانو! اب تم صراط مستقیم پر پختگی سے قائم ہوجاؤ اور اپنے دین کی حفاظت کے لئے دیوانہ وار ایک دوسرے سے آگے بڑھو، اس لئے کہ دین پر جان دے دینا ہی سب سے بڑی زندگی ہے۔"

وعند دعاء الرب قوموا وشمروا
حنانا علیکم فیہ الرحنان

ترجمہ:"اور اپنے رب کی دعوت پر لبیک کہو اور کمر کس لو! اس دین کی حمایت میں تم پر خدا کی رحمتوں پر رحمتیں نازل ہوں۔"

فشانئ شان الانبیاء مکفر
ومن شک قل ھذا لاول ثان

ترجمہ:"اس لئے کہ انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخی کرنے والا قطعاً کافر ہے اور جو اس میں شک کرے وہ اس پہلے کافر کا بھائی دوسرا کافر ہے (یعنی وہ بھی کافر ہے)۔"

حضرت کشمیریؒ کے قلب صافی پر اس فتنہ کی شدت کا جو اثر تھا وہ ان اشعار سے نمایاں ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس فتنہ کے زور کو ختم کرنے کے لئے مامور من اللہ تھے اور ان کی تمام صلاحیتیں اس پر لگی ہوئی تھی حضرت نے قادیانی الحاد پر تابڑ توڑ حملے کئے اور ان کے کفر وارتداد کو عالم آشکارا کرنے کے لئے قلم اٹھایا۔

قادیانیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انبیاء علیہم السلام کے متعلق جس دریدہ دہنی کا مظاہرہ کیا ہے، اس سے ایک باغیرت وحمیت مسلمان کا خون کھول اٹھتا ہے اور جو شخص اس کے بعد بھی قادیانیوں سے کسی نرمی یا مصالحت کا رویہ رکھتا ہے، اس کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ وہ یا تو دین وایمان سے محروم ہے یا پھر اس کی غیرت وحمیت کو مصلحت کی دیمک چاٹ گئی ہے۔

☆……☆……☆

مولانا مفتی سعید احمد اجراڑویؒ

حج کے فرائض وواجبات اور جنایات

فرائض حج:

حج کے اصل فرض تین ہیں:

۱:.....احرام یعنی حج کی دل سے نیت کرنا اور تلبیہ یعنی لبیک کہنا۔

۲:.....وقوف عرفات یعنی نو ذوالحجہ کو زوال آفتاب کے وقت سے دس ذوالحجہ کی صبح صادق تک عرفات میں کسی بھی وقت ٹھہرنا اگرچہ ایک لحظہ ہی کیوں نہ ہو۔

۳:.....طواف زیارت جو دسویں ذوالحجہ کی صبح سے لے کر بارھویں ذوالحجہ تک سر کے بال منڈوانے یا کتروانے کے بعد کیا جاتا ہے' ان تینوں فرائض میں سے اگر کوئی چیز چھوٹ جائے گی تو حج صحیح نہ ہوگا اور اس کی تلافی دم یعنی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہوسکتی۔

مسئلہ:

☆.....ان تینوں فرائض کا ترتیب وار ادا کرنا اور فرض کو اس کے مخصوص مقام اور وقت میں کرنا واجب ہے۔

☆.....وقوف عرفات سے پہلے جماع کا ترک کرنا بھی واجب ہے' بلکہ فرائض کے ساتھ ملحق ہے۔

ارکان حج:

حج کے دو رکن ہیں نمبر۱: طواف زیارت' نمبر۲: وقوف عرفہ اور ان دونوں میں زیادہ اہم اور اقویٰ وقوف عرفہ ہے۔ (معلم الحجاج)

واجبات حج:

حج کے واجبات چھ ہیں:

۱:.....مزدلفہ میں وقوف کے وقت ٹھہرنا۔

۲:.....صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

۳:.....رمی جمار یعنی کنکریاں مارنا۔

۴:.....قارن اور متمتع کو قربانی کرنا۔

۵:.....حلق یعنی سر کے بال منڈوانا یا قصر کروانا۔

۶:.....آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والے کو طواف وداع کرنا۔

تنبیہ:

بعض کتابوں میں واجبات حج ۳۵ تک شمار کیے ہیں' وہ حقیقت میں بلاواسطہ حج کے واجبات نہیں ہیں بلکہ حج کے افعال کے واجبات ہیں' مثلاً بعض احرام کے ہیں' بعض طواف کے ہیں' اور ان میں واجبات حج اور شرائط حج کے واجبات کو بھی شمار کرلیا ہے' حج کے واجبات بلاواسطہ صرف چھ ہیں۔

مسئلہ:

واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے گا تو حج ہوجائے گا خواہ وہ قصداً چھوڑا ہو یا بھول کر لیکن اس کی جزاء لازم ہوگی خواہ قربانی یا صدقہ جیسا کہ جنایات کے بیان میں آئے گا' البتہ اگر کوئی فعل کسی معتبر عذر کی وجہ سے چھوٹ گیا تو جزاء لازم نہیں ہوگی۔ (معلم الحجاج)

عمرہ کے افعال:

(۱) احرام عمرہ (شرط)' (۲) طواف مع رمل (رکن)' (۳) سعی (واجب)' (۴) سرمنڈانا یا کتروانا (واجب)' نوٹ: رمل سنت ہے۔

حج افراد کے افعال:

(۱) احرام (شرط)' (۲) طواف قدوم (سنت)' (۳) وقوف عرفہ (رکن)' (۴) وقوف مزدلفہ' (۵) رمی جمرۂ عقبہ' (۶) قربانی (اختیاری)' (۷) سرمنڈانا' (واجب)' (۸) طواف زیارت (رکن)' (۹) سعی (واجب)' (۱۰) رمی جمار (واجب)' (۱۱) طواف وداع (واجب)۔

حج قران کے افعال:

(۱) احرام حج وعمرہ' (۲) طواف عمرہ مع رمل (رکن)' (۳) سعی عمرہ (واجب)' (۴) طواف قدوم مع رمل (سنت)' (۵) سعی (واجب)' (۶) وقوف عرفہ (رکن)' (۷) وقوف مزدلفہ (واجب)' (۸) رمی جمرۂ عقبہ (واجب)' (۹) قربانی' (۱۰) سرمنڈانا (واجب)' (۱۱) طواف زیارت (رکن)' (۱۲) رمی جمار (واجب)' (۱۳) طواف وداع (واجب)۔

حج تمتع کے افعال:

(۱) احرام حج وعمرہ (شرط)' (۲) طواف عمرہ مع رمل (رکن)' (۳) سعی عمرہ (واجب)' (۴) طواف قدوم مع رمل (سنت)' (۵) سعی (واجب)' (۶) وقوف عرفہ (رکن)' (۷) وقوف

مزدلفہ (واجب)' (۸) رمی جمرۂ عقبہ (واجب)' (۹) قربانی (واجب)' (۱۰) سر منڈانا (واجب)' (۱۱) طواف زیارت (رکن)' (۱۲) سعی (واجب)' (۱۳) رمی جمار (واجب)' (۱۴) طواف وداع (واجب)۔ (معلم الحجاج)

جنایات:

جنایت: لغت میں تقصیر اور خطا کو کہتے ہیں اور حج کے بیان میں ہر اس فعل کا ارتکاب جنایت ہے جس کا کرنا احرام یا حرم کی وجہ سے ممنوع ہو احرام کی جنایات آٹھ ہیں:

(۱) خوشبو استعمال کرنا'
(۲) سلا ہوا کپڑا پہننا'
(۳) سر اور چہرہ ڈھانکنا'
(۴) بال دور کرنا (جوئیں ڈالنا)'
(۵) ناخن کاٹنا'
(۶) جماع کرنا'
(۷) واجبات حج سے کسی واجب کو ترک کرنا'
(۸) خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

قواعد کلیہ:

اول چند قاعدے سمجھ لئے جائیں جنایات کے بیان میں ان سے بہت مدد ملے گی' بلکہ ان کو زبانی یاد رکھنا چاہئے۔

۱:...... جنایات کا ارتکاب اگر بلا عذر کیا جائے اور اس فعل کو کامل طور سے کیا جائے تو دم کا وجوب حتمی طور سے متعین ہے اور اگر عذر کی وجہ سے ارتکاب کیا اور کامل طور سے کیا تو دم یا روزہ یا صدقہ واجب ہوتا ہے' یعنی تینوں میں سے جو چاہے ادا کرسکتا ہے' اگر عذر کی وجہ سے ناقص طور سے کیا ہے تو روزہ یا صدقہ واجب ہوگا اور دونوں میں اختیار ہوگا جو چاہے اختیار کرے۔

۲:...... جنایات حرم اور خشکی کے شکار کی جزا میں اختیار ہے کہ اس کی قیمت کا جانور ذبح کردے' اگر اتنے میں جانور آسکتا ہو یا اس کی قیمت صدقہ کرے یا اس کے بجائے روزے رکھے۔

۳:...... جنایات احرام میں قارن پر عمرہ ادا کرنے سے پہلے دو جزا ہوتی ہیں' کیونکہ اس کے دو احرام ہوتے ہیں اور مفرد پر ایک البتہ قارن اگر میقات سے بلا احرام کے گزر جائے تو صرف ایک ہی دم واجب ہوگا۔

۴:...... جس جگہ جزاء میں مطلق دم بولا جائے' اس سے مراد ایک بکری یا بھیڑ یا دنبہ ہوتا ہے اور گائے اور اونٹ کا ساتواں حصہ بھی اس کے قائم مقام ہوسکتا ہے اور دم میں قربانی کی تمام شرائط کا اعتبار ہے' سالم اونٹ یا گائے دو جگہ واجب ہوتی ہیں: ایک تو جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت کرنا' دوسرے وقوف عرفہ کے بعد سر منڈوانے سے پہلے عورت سے ہمبستر ہونا۔

۵:...... جس جگہ مطلق صدقہ بولا جائے اس سے نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو مراد ہوتا ہے اور جس جگہ صدقہ کی مقدار متعین کردی جائے' اس سے مراد خاص وہی مقدار ہوتی ہے۔

۶:...... ممنوعات احرام اگرچہ عذر کی حالت میں کئے جائیں تب بھی جزاء واجب ہوتی ہے۔

۷:...... واجبات حج اگر بلا عذر چھوٹ جائیں تو جزاء واجب ہوتی ہے اور اگر عذر کی وجہ سے چھوٹ جائیں تو جزاء واجب نہیں ہوتی۔

شرائط وجوب جزاء:

جزاء واجب ہونے کے لئے اسلام' عقل اور بلوغ شرط ہے۔ کافر' نابالغ اور مجنون پر جزاء واجب نہیں ہوتی اور ان کی طرف سے ان کے ولی پر بھی واجب نہیں ہوتی' البتہ اگر احرام کے بعد مجنون ہوا اور پھر بعد میں ہوش آگیا اگرچہ چند سال کے بعد ہو تو ممنوعات احرام کی جزاء واجب ہوگی۔

مسائل:

☆...... جزاء جنایات اور کفارات فوراً ادا کرنی واجب نہیں' لیکن اخیر عمر میں جب ظن غالب فوت ہونے کا ہو تو اس وقت ادا کرنا واجب ہے' اگر تاخیر کی تو گناہ ہوگا اور وصیت کرنی واجب ہوگی' اگر وارث بلا وصیت کے جزاء ادا کرے تو ادا ہوجاتی ہے' البتہ وارث کو جزاء میں میت کی طرف سے روزہ رکھنا جائز نہیں کفارات کو جلد ادا کرنا افضل ہے۔

☆...... جنایت قصداً کرے یا بھول کر' مسئلہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو' اپنی خوشی سے کرے یا کسی کی زبردستی سے' سوتے کرے یا جاگتے' نشہ میں ہو یا بیہوش' مالدار ہو یا تنگدست' خود کرے یا کسی کے کہنے سے' معذور ہو یا غیر معذور سب صورتوں میں جزاء واجب ہوگی۔

☆...... قصداً جنایت کرنا سخت گناہ ہے اور اس کی جزاء دینے سے گناہ معاف نہیں ہوتا' گناہ کے معاف ہونے کے لئے توبہ کرنی ضروری ہے اور ارتکاب جنایت سے حج مبرور نہیں ہوتا۔ (معلم الحجاج)

شیطان سے حفاظت کا عجیب نسخہ

حضرت شعبیؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: جو رات کو کسی گھر میں سورۂ بقرہ کی دس آیات پڑھے گا، اس گھر میں صبح تک کوئی شیطان داخل نہیں ہوگا۔ وہ دس آیات یہ ہیں: سورۂ بقرہ کی شروع کی چار آیات، آیت الکرسی، اس کے بعد دو آیات اور سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات۔

(حیاۃ الصحابہؓ ج:۳ ص:۳۶۰)

خبروں پر ایک نظر!

مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ میں خطاب

گوجرانوالہ (رپورٹ: خرم شہزاد) ۱۷/ اکتوبر ۲۰۰۸ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ گوجرانوالہ تشریف لائے اور مدرسہ فیض الاسلام تتلے عالی میں جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرمایا، یاد رہے کہ موضع تتلے عالی میں قادیانیت خفیہ طریقے سے اپنے پر پھیلا رہی ہے اور چند شرپسند قادیانی اسکول ٹیچر مسلمانوں کے ایمان کو کھوکھلا کرنے کے لئے اپنی سرگرمیوں میں مصروف ہیں، اس صورت حال سے اہل علاقہ اور مقامی علماء نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے رابطہ کیا جس کے بعد مجلس کے رہنماؤں حافظ محمد ثاقب اور مولانا محمد عارف شامی نے ملتان رابطہ کرکے حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ سے جمعہ کے خطبہ کی درخواست کی، لہٰذا حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے درخواست قبول کی اور تشریف لاکر قادیانیت کے دجل وفریب اور کفر کو عوام الناس کے سامنے آشکارا کیا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا نے فرمایا کہ قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔ ہمارے اکابر نے پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب کیا ہے اور ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء کی تحریکات ختم نبوت میں بیش بہا قربانیاں دی ہیں، قادیانیت اب خفیہ طریقے سے جو اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرتی ہے ہم اس کی بھی پرزور مذمت کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیت کی اس طرح کی غیر قانونی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے ہم آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت اور تحفظ ختم نبوت کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار ہیں۔

۲۷ویں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی کامیابی پر خراج تحسین

ٹنڈو آدم (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کا ایک اہم اجلاس حضرت علامہ احمد میاں حمادی کی زیر صدارت دفتر ختم نبوت میں ہوا۔ جس میں حضرت مفتی حفیظ الرحمن رحمانی، علامہ محمد راشد مدنی، مفتی محمد طاہر مکی حنفی، حافظ محمد زاہد حجازی مقامی قائم مقام امیر راؤ حاجی محمد جمیل، ناظم ڈاکٹر محمد خالد آرائیں، قاری دھنی بخش لاشاری، ترجمان حافظ محمد فرقان انصاری، خازن ماسٹر عبدالحکیم چانگ سمیت تمام مجاہدین ختم نبوت نے شرکت کی، اجلاس میں ستائیسویں آل پاکستان ختم نبوت چناب نگر کی زبردست کامیابی پر مرکزی قیادت کو خراج تحسین پیش کیا۔ توقع ہے کہ امسال ۲۸/نومبر یا ۱۲/دسمبر کو ٹنڈو آدم میں ایک ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا جائے گا، جس میں نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، معاون امیر مرکزیہ صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالغفور قاسمی، مولانا صبغۃ اللہ جوگی کی شرکت متوقع ہے۔ تاہم یہ کانفرنس سالانہ نہیں بلکہ ایک جداگانہ کانفرنس ہوگی، سالانہ ستائیسویں ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم حالات کے پیش نظر آئندہ سال مارچ میں ہوگی۔

حکومت توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی کی تجویز مسترد کردے

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیراعظم اور صدر پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ تحفظ ناموس رسالت کے لئے نافذ توہین رسالت کا قانون تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵-سی کے تحت مجرم کو صرف اور صرف سزا موت دینے کے پیش نظر سزائے موت کا قانون ختم کرنے کے بارے میں حالیہ تجویز مسترد کردی جائے اور قرآن وسنت میں مقرر کردہ سزاؤں قصاص ودیت حدود آرڈی نینس کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ قرآن مجید کے مطابق مقتول کے وارثوں کو ہی سزائے موت کے مجرم کو معاف کرنے کا حق دیا گیا ہے، صدر پاکستان یا وزیراعظم سزائے موت معاف کرنے کے مجاز نہیں ہیں، اگر سزائے موت ختم کردی جائے تو ہر طرف قتل وغارت گری کا بازار گرم ہوجائے گا، کیونکہ قبائلی علاقوں میں ہر قسم کا اسلحہ گولہ بارود مل جاتا ہے اور افغانستان سے جدید اسلحہ پاکستان میں عام ہے، انہوں نے کہا کہ غیر مسلم قادیانیوں، احمدیوں، مرزائیوں کے پاس بہت اسلحہ ہے جس کی وہ نمائش کرتے رہتے ہیں جب تک پاکستان قائم ہے اس میں توہین رسالت کا قانون نافذ رہے گا اور توہین رسالت کے مرتکب بدبخت شخص مسلم یا غیر مسلم کو سزائے موت کے علاوہ اور کوئی سزا نہیں دی جاسکتی جبکہ قادیانی غیر مسلم اور عیسائی جان بوجھ کر توہین رسالت کے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ دریں اثنا انہوں نے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ چناب نگر سابقہ ربوہ کو کھلا شہر بنانے کے لئے قادیانی جماعت کی اجارہ داری کا خاتمہ کیا جائے اور زیر قبضہ پلاٹوں کے قابضین کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کی کارکردگی

رپورٹ: حافظ محمد فرقان انصاری

ٹنڈو آدم میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز کو قائم ہوئے آج تقریباً ۲۸ سال مکمل ہو رہے ہیں، اس کے سرپرست حضرت اقدس علامہ احمد میاں حمادی ہیں جو سندھ کی ایک قدیم درگاہ ہالیجی شریف کے بانی اور قطب حضرت حماد اللہ ہالیجوی نور اللہ مرقدہ کے پوتے اور خلیفہ مجاز ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق امیر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ بھی حضرت حماد اللہؒ سے بیعت تھے۔ حضرت حماد اللہ نے تحاریک ختم نبوت میں مثبت کردار ادا کیا، حضرت مولانا عبدالکریم بیر شریف والے بھی آپ کے خلیفہ ہیں۔

حضرت علامہ احمد میاں حمادی تقریباً ۱۹۷۳ء میں ٹنڈو آدم تشریف لائے اور ۱۹۸۰ء کے اوائل میں مجلس ختم نبوت کی ٹنڈو آدم میں بنیاد رکھی اور مجلس کے دست و بازو بن کر فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد کا عزم کرلیا تب سے ہی ٹنڈو آدم میں تحفظ ختم نبوت کی بہاریں آگئیں۔ ۱۹۹۵ء میں چھتری چوک پر شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے اپنے خلیفہ مجاز حضرت مولانا حمادی کی محبت رسولؐ سے متاثر ہوکر فرمایا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو محبت حمادی صاحب کو ملی ہے اس کا ایک ذرہ اگر بندہ کو مل جائے تو میری نجات ہو جائے۔“ الغرض تمام قائدین ختم نبوت نے ٹنڈو آدم میں تحفظ ختم نبوت سے متعلق کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، اور حضرت اقدس خواجہ خواجگان مولانا خان محمد دامت فیوضہم سمیت تمام قائدین کے مبارک قدم دفتر ختم نبوت میں پڑے ہیں۔

کسی بھی کام کے لئے مخلص اور باوفا ساتھیوں کی ضرورت پڑتی ہے، جن کے اخلاص کی برکت سے اللہ تعالیٰ کام لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شروع ہی میں حاجی وزیر مرحوم، حافظ حسین مرحوم، بھائی عبدالشکور مرحوم جیسے مخلص اور یار محمد ابڑو، محمد حسن مری، حاجی محمد حسین کھرائی جیسے وفادار ساتھی حضرت حمادی صاحب کو عطا کئے، کام کا آغاز ہوا، لوگ آتے گئے قافلہ بنتا گیا۔

سب سے پہلا مقدمہ ۱۹۸۰ء کی دہائی میں آنجہانی مرزا طاہر کے خلاف جو اس وقت گستاخان نبی قادیانیوں کا سربراہ تھا، ٹنڈو آدم میں درج ہوا، جو اس کے ملک سے فراری کا سبب بنا، اس کے بعد کئی ایک قادیانیوں پر توہین رسالت اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے مقدمات درج ہوئے۔ ٹنڈو آدم تھانے میں اس قدر توہین رسالت، توہین قرآن کے مقدمات درج ہوئے کہ قادیانیوں نے اقوام متحدہ میں شکایت درج کی کہ ملک میں سب سے زیادہ ہمیں ٹنڈو آدم میں تنگ کیا جارہا ہے اور حقیقت بھی کچھ یوں ہی ہے کہ قادیانیت جتنا مقدمات سے خوفزدہ ہے، ہمارے جلسے جلوسوں سے نہیں، اگر تمام علماء بیدار ہوجائیں اور ہر شہر میں کم از کم ایک ایک مقدمہ قادیانیت پر درج ہو تو ہمیں مزید مطالبات کی ضرورت نہ پڑے گی۔

کچھ عرصہ قبل ایک گستاخ رسول نام نہاد مہدویت کا دعویدار ملعون ریاض احمد گوہر شاہی اٹھا، اس کی ظاہری صورتحال سے معلوم ہوتا تھا کہ اس سے پنگا لینا بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالنے کے مترادف ہے مگر یہاں بھی حضرت علامہ احمد میاں حمادی نے اپنے مدعیت میں مقدمہ درج کروایا اور میرپور خاص کی انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت سے تین بار قید اور لاکھوں روپے جرمانے کی سزا دلوائی، تا حال سینکڑوں مقدمات ایڈیشنل سیشن کورٹ ٹنڈو آدم سمیت ملک بھر کی دیگر عدالتوں میں حضرت کی مدعیت میں زیر سماعت ہیں، اس پیرانہ سالی میں ناموس رسالت کے لئے اعلیٰ عدالتوں کے کٹہرے میں گھنٹوں گھنٹوں تنہا اپنے وکلاء کے ساتھ کھڑے رہنا ان ہی کی ہمت ہے، ان جیسے مخلصوں کو اللہ تعالیٰ وکلاء بھی ان ہی جیسے مخلص عطا کرتا ہے صد بار مبارکباد کے مستحق ہیں جناب اسماعیل ایڈووکیٹ، امام بخش ایڈووکیٹ اور منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ کہ یہ بھی دوسرے وکلاء کی طرح دنیاداری کے مقدمات لڑتے مگر یہ اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے مقدمات بغیر فیس کے عدالتوں میں چلا رہے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم میں حضرت علامہ کے ہی زیر اہتمام حضرت لدھیانوی شہیدؒ، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کے لکھے ہوئے رد قادیانیت پر لٹریچر لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر سندھ بھر میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے جو فتنہ قادیانیت کے لئے ایک سنہری باب کی حیثیت رکھتے ہیں کو بھی چھپوا کر نہ صرف عوام بلکہ ان ہی معزز عدالتوں کے ججوں کو مفت ارسال کئے جاتے ہیں، سندھ بھر میں اسٹیکرز وغیرہ کی چھپائی و ترسیل بھی دفتر ٹنڈو آدم سے حضرت کی دعاؤں سے ہوتی ہے، علاوہ ازیں اندرون سندھ جہاں بھی حکومت ختم نبوت کے خادمین کو تنگ یا نظر بند کرتی ہے تو بھی حضرت اپنا اثر و رسوخ

استعمال کر کے ان کی رہنمائی فرماتے ہیں، حیدر آباد کی عدالت میں حیدر آباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی، حضرت اقدس کے دست راست ہیں، حال ہی میں نوابشاہ اور میر پور خاص میں دو قادیانی ڈاکٹر منان صدیقی و یوسف کی موت پر سندھ بھر میں مجلس کے راہنماؤں کے خلاف کریک ڈاؤن ہوا، اس میں بھی حضرت نے خود جا کر اعلیٰ افسران سے مل کر اس مسئلہ کو حل کروایا اور گرفتار راہنماؤں کو رہا کروایا۔

حضرت حمادی صاحب کی محنت و کوشش سے ۱۹۸۰ء میں آل پارٹیز مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم میں منعقد ہوئی، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس قبلہ خواجہ خان محمد مدظلہ، مجلس عمل کے نائب امیر علامہ علی غضنفر کراروی، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا اللہ وسایا، مفکر ختم نبوت مولانا عزیز الرحمن جالندھری سمیت تمام مسلک کے علماء نے شرکت کی، اس وقت سے ہر سال یہ سالانہ کانفرنس ہوتی آئی ہے۔ امسال ستائیسویں کانفرنس ہوئی اور آج سے کچھ سال قبل تک حضرت اقدس امیر مرکزیہ خواجہ خان محمد دامت برکاتہم بھی شرکت فرمایا کرتے تھے جب تک صحت نے اجازت دی۔

حضرت امیر مرکزیہ نے حضرت حمادی صاحب کی قربانیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کبھی ٹنڈو آدم کانفرنس کی صدارت فرمانے سے انکار نہ کیا اور شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی بھی پابندی سے تشریف لاتے رہے۔ اس سال انشاءاللہ حضرت امیر مرکزیہ کے صاحبزادے مولانا عزیز احمد، نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر سمیت مجلس کے تمام راہنما شرکت کریں گے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کی جانب سے ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ تا عصر حضرت حمادی کی زیر صدارت مجاہدین ختم نبوت کا اجلاس ہوتا ہے جس میں آئندہ

بشارت

شورش کاشمیری

پہنچوں گا بارگاہِ رسالت مآبؐ میں
شورش ملی ہے مجھ کو بشارت یہ خواب میں
قیدِ فرنگ میں وہ زمانہ گزر گیا
جاتا تھا سر کے بل مجھے ورنہ شباب میں
جب بھی کسی نے سیرت اقدس بیان کی
کیا کیا نہیں ملا ہے؟ سوال و جواب میں
اس سر کو ان کے در پہ کٹا کے رہوں گا میں
یہ آرزو ہے اس دلِ پُر اضطراب میں
اٹھوں گا عاشقانِ محمدؐ کے ہم رکاب
لکھا گیا ہے میری شفاعت کے باب میں
تھے جس سے مستنیر صحابہؓ کے روز و شب
وہ لازوال نور کہاں آفتاب میں؟
کیا دور ہے کہ ختم نبوتؐ کے راہ زن
بیٹھے ہیں چھپ چھپا کے سیاسی نقاب میں
ربوہ مٹے گا قہرِ الٰہی سے بالضرور
تاخیر ہوگئی ہے خدا کے عذاب میں

کے حالات پر غور و خوض کیا جاتا ہے، ٹنڈو آدم میں مجلس کے چھ یونٹ ہیں جن میں شبان ختم نبوت، جس کی بنیاد قائد شبان ختم نبوت حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی رکھ گئے تھے، پانچ یونٹ یوی وائز شہر میں ایک گاؤں والوں کے لئے ہے۔ سب بحمداللہ ہزاروں شرپسندوں کی رکاوٹوں کے باوجود اپنے کام پر لگے ہوئے ہیں، شہر میں پانچ مساجد ایسی ہیں جہاں جمعہ بھی مجلس کے کاز کے لئے ہوتا ہے، جہاں مفتی حفیظ الرحمن رحمانی، علامہ محمد راشد مدنی، مفتی محمد طاہر مکی حنفی، حافظ محمد زاہد حجازی، حافظ محمد طارق حمادی، مولانا عبدالجبار تحری، مولانا راشد طیار، مفتی محمد یعقوب گھمی وغیرہ خطبات دیتے ہیں۔

ہر سال ۷/ستمبر، ۱۵/ شعبان، ۲۷/ رجب، ۲۷/ رمضان المبارک کو بڑے اجتماعات ہوتے ہیں جامع مسجد سمیت دیگر مساجد میں بھی صرف تحفظ ختم نبوت کی بات ہوتی ہے، اس کے علاوہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے لئے تقریباً کم و بیش ۵۰ مجاہدین ختم نبوت اپنے ٹکٹ پر سفر کر کے حضرت حمادی کی قیادت میں پہنچتے ہیں۔ الغرض حضرت علامہ احمد میاں حمادی صاحب کی محنت و اخلاص سے متعلق صرف ایک جملہ شہید ختم نبوت نبض شناس و قدر دان عاشقان رسول حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ کا میرے کانوں میں حضرت حمادی سے متعلق گونجتا ہے جب حضرت شہیدؒ ٹنڈو آدم میں کسی دینی ادارے میں تشریف لائے تو وہاں کے مہتمم صاحب نے عرض کیا کہ یہیں آرام فرمالیں تو حضرت شیخ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ: ''ختم نبوت سے متعلق خدمات کی وجہ سے جو سکون مجھے حضرت حمادی صاحب کے گھر چٹائی پر میسر ہوگا وہ مجھے کہیں اور پلنگ پر نہیں میسر ہوگا۔'' اسی موقع پر حضرت نے روزنامہ جنگ اخبار پر مقدمہ درج کرنے پر حضرت حمادی کی دستار بندی بھی کی تھی۔

Regd. SS-160

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظِ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ

تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوّت کو دیجئے

عالمی مجلس ختم نبوت کا تعارف:

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی جماعت ہے۔
- یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
- تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
- اندرون و بیرون ملک ۰۵ دفاتر و مراکز ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔
- لاکھوں روپے کا لٹریچر عربی، اردو، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی اور ماہنامہ ''لولاک'' ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔
- چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالیشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے مدرسہ
- اور دار التصنیف بھی مصروف عمل ہیں۔
- ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔
- ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
- اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔
- افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں زکوٰۃ صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

ترسیل زر کا پتہ

مرکزی دفتر عالمی مجلسِ تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4583846-061-4514122 فیکس: 0092-61-4542277

اکاؤنٹ نمبر UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی

فون: 021-2780337 فیکس: 021-2780340

اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

نوٹ: رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ اسے صحیح طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے۔

شیخ المشائخ مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** صاحب
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا **عزیز الرحمن** جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت